

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

اور اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے
تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری
پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

اسلامی تعلیمات
عبادات

ارکانِ اسلام

کلمہ

نماز

روزہ

زکوٰۃ

حج



کتاب برائے فروخت نہیں ہے۔
اشاعت کی عام اجازت ہے۔

تعلیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ



ختم نبوت

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (جامع الترمذی: ۲۲۱۹)

"میں خاتم النبیّین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

المصطفٰے ﷺ مرکز کے اغراض و مقاصد

عبادت خدا کی	محبت و اطاعت مصطفٰے ﷺ کی	خدمت مخلوق خدا کی
وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا اور صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ (سورۃ النساء: ۳۶)	قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ اے نبی ﷺ! آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ (آل عمران-۳۱)	اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (ترمذی: ۱۹۲۴)

جو کام زیادہ کرنے ہیں

☆ **قرآن وسنت پر عمل اور دعوت:** ترجمہ۔اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا رہے گا اور اللہ سے ڈرتا رہے گا اور پرہیزگاری اختیار کرے گا تو ایسے لوگ ہی کامیاب ہیں۔ (النور: ۵۲)

☆ **مسلم امہ سے فرقہ پرستی وتعصبات کے خاتمے کی کوشش:** ترجمہ۔تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو۔ (آل عمران: ۱۰۳)

☆ **فلاح اتحاد امت کی کوشش:** ترجمہ۔تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک تم اپنے بھائی کیلئے وہ پسند نہ کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔ (مسلم: ۱۷۰)

☆ **فکر آخرت:** ترجمہ۔جو آخرت کی کھیتی کا طالب ہے ہم اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے۔ (الشوریٰ: ۲۰)

جو کام بالکل نہیں کرنے

☆ **شرک:** ترجمہ۔کہہ دو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں۔ (الرعد-۳۶) ☆ **بدعت:** ترجمہ۔ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ (نسائی: ۱۵۷۹)

☆ **ظلم:** ترجمہ۔کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ (مسلم: ۱۶۲)

☆ **حقوق العباد میں کوتاہی:** ترجمہ۔اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مساکین اور قرابت دار ہمسایہ اور غیر قرابت دار ہمسایہ۔ (النساء: ۳۶)

جن کا ادب کرنا ہے

☆ **اہل بیت اطہارؓ:** ترجمہ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوست رکھو اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ وہ تم کو نعمتیں کھلاتا ہے اور دوست رکھو مجھے اللہ کیلئے اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو میرے لیے۔ (ترمذی: ۳۷۸۹)

☆ **صحابہ کرامؓ:** ترجمہ۔مہاجر وانصار میں سبقت لے جانے والے اور سب سے پہلے ایمان لانے والے جنہوں نے نیکی میں (ان کی) اتباع کی۔اللہ سب سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔ (التوبہ: ۱۰۰)

☆ **اولیاء کرام:** ترجمہ۔اللہ کے نیک بندوں میں بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ پوری کردیتا ہے۔ (بخاری: ۲۷۰۳)

☆ **علماء کرام:** ترجمہ۔علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ (ترمذی: ۲۶۸۲)

بہترین بات وطریقہ: سب سے اچھی بات کتاب اللہ اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ (صحیح بخاری: 7277)

اسلامی تعلیمات

عبادات

ارکانِ اسلام

کلمہ

نماز

روزہ

زکوٰۃ

حج



تعلیمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: ---------------------- اسلامی تعلیمات عبادات

مرتب: ------------------------ المصطفیٰ مرکز چک شاہ پور، 2 کلومیٹر ہرن مینار موٹروے انٹرچینج، حافظ آباد روڈ شیخوپورہ پنجاب پاکستان

سال اشاعت: ------------------ 2022

تعداد: ---------------------- 1000

پرنٹر: ---------------------- علی گرافکس اینڈ پرنٹنگ پریس 0301 8545600

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: ------------ حافظ محمد عثمان

کتاب ہذا میں اگر کسی قسم کی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو ادارے کو مطلع فرما کر اپنا دینی فرض پورا کریں اور ہمیں شکریہ کا موقع فراہم کریں۔ شکریہ۔

فہرست مضامین

ارکانِ اسلام

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: مَا الْإِيمَانُ قَالَ: "الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَبِلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ، قَالَ: مَا الْإِسْلَامُ قَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، قَالَ: مَا الْإِحْسَانُ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ: مَتَى السَّاعَةُ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ، ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ (سورۃ لقمان آیۃ 34.) ثُمَّ أَدْبَرَ، فَقَالَ: رُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ: هَذَا جِبْرِيلُ، جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: جَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ مِنَ الْإِيمَانِ﴾ (صحیح بخاری:۵۰)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ آپؐ کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ" ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پاک کے وجود اور اس کی

وحدانیت پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں کے وجود پر اور اس (اللہ) کی ملاقات کے برحق ہونے پر اور اس کے رسولوں کے برحق ہونے پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان لاؤ۔" پھر اس نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر جواب دیا کہ" اسلام یہ ہے کہ تم خالص اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ فرض ادا کرو۔ اور رمضان کے روزے رکھو۔" پھر اس نے احسان کے متعلق پوچھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" "احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ درجہ نہ حاصل ہو تو پھر یہ تو سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔" پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بارے میں جواب دینے والا پوچھنے والے سے کچھ زیادہ نہیں جانتا (البتہ) میں تمہیں اس کی نشانیاں بتلا سکتا ہوں۔ وہ یہ ہیں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور جب سیاہ اونٹوں کے چرانے والے (دیہاتی لوگ ترقی کرتے کرتے) مکانات کی تعمیر میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے (یاد رکھو) قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی کہ" اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے کہ وہ کب ہوگی" (آخر آیت تک) پھر وہ پوچھنے والا پیٹھ پھیر کر جانے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے واپس بلا کر لاؤ۔ لوگ دوڑ پڑے مگر وہ کہیں نظر نہیں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جبرائیلؑ تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام باتوں کو ایمان ہی قرار دیا ہے۔

کلمہ

عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: "يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ". قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ أَبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ إِيمَانٍ مَكَانَ مِنْ خَيْرٍ﴾

(صحیح بخاری:۴۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے »لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ« کہہ لیا اور اس کے دل میں جو کے دانے برابر بھی (ایمان) ہے تو وہ (ایک نہ ایک دن) دوزخ سے ضرور نکلے گا اور دوزخ سے وہ شخص (بھی) ضرور نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں گیہوں کے دانہ برابر خیر ہے اور دوزخ سے وہ (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں اک ذرہ برابر بھی خیر ہے۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ ابان نے بروایت قتادہ بواسطہ انس رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے »خیر« کی جگہ »ایمان« کا لفظ نقل کیا ہے۔

﴿عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ، ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ (سورة إبراهيم آية ۲۷، (صحيح بخارى:۱۳۶۹)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جب اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں۔ وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ تو یہ اللہ کے اس

فرمان کی تعبیر ہے جو سورۃ ابراہیم میں ہے کہ اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں ٹھیک بات یعنی توحید پر مضبوط رکھتا ہے۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: : "لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ، وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ﴾ (صحیح بخاری:۱۳۹۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو عرب کے کچھ قبائل کافر ہو گئے (اور کچھ نے زکوۃ سے انکار کر دیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑنا چاہا) تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی موجودگی میں کیونکر جنگ کر سکتے ہیں مجھے حکم ہے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک کہ وہ » لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ « کی شہادت نہ دیدیں اور جو شخص اس کی شہادت دیدے تو میری طرف سے اس کا مال و جان محفوظ ہو جائے گا۔ سوا اسی کے حق کے (یعنی قصاص وغیرہ کی صورتوں کے) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔

﴿ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: "بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ،

وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ "﴾ (صحیح بخاری:۲۱۵۷)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کی شہادت پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے اور (اپنے مقررہ امیر کی بات) سننے اور اس کی اطاعت کرنے پر اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی بیعت کی تھی۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - شَكَّ الْأَعْمَشُ - قَالَ: لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا، فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: »اِفْعَلُوا«، قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ، وَلَكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ، لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: »نَعَمْ«، قَالَ: فَدَعَا بِنِطَعٍ، فَبَسَطَهُ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ، قَالَ: وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ، قَالَ: وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ، قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: »خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ«، قَالَ: فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ، حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَئُوهُ، قَالَ: فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ، فَقَالَ

رَسُولُ اللهِ ﷺ: »أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ، فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ«

(صحیح مسلم :۱۳۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ غزوہ تبوک کے دن (سفر میں) لوگوں کو (زادراہ ختم ہوجانے کی بنا پر) فاقے لاحق ہو گئے۔ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم پانی ڈھونے والے اونٹ ذبح کر لیں، (ان کا گوشت) کھائیں اور (ان کی چربی سے) تیل بنائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کرلو۔'' (کہا:) اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں کم ہو جائیں گی، اس کے بجائے آپ سب لوگوں کو ان کے بچے ہوئے زادراہ سمیت بلوا لیجیے، پھر اس پر ان کے لیے اللہ سے برکت کی دعا کیجیے، امید ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا:) آپ ﷺ نے چمڑے کا ایک دسترخوان منگوا کر بچھا دیا، پھر لوگوں کا بچا ہوا زادراہ منگوایا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا:) کوئی مٹھی بھر مکئی، کوئی مٹھی بھر کھجور اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لانے لگا یہاں تک کہ ان چیزوں سے دسترخواں پر تھوڑی سی مقدار جمع ہو گئی (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا:) رسول اللہ ﷺ نے اس پر برکت کی دعا فرمائی، پھر لوگوں سے فرمایا: ''اپنے اپنے برتنوں میں (ڈال کر) لے جاؤ۔'' سب نے اپنے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ انہوں نے لشکر کے برتنوں میں کوئی برتن بھرے بغیر نہ چھوڑا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا:) اس کے بعد سب نے ملکر (اس دسترخوان سے) سیر ہوکر کھایا لیکن کھانا پھر بھی بچا دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے (لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں،

جو بندہ ان دونوں میں شک کیے بغیر اللہ سے ملے گا اسے جنت (میں داخل ہونے) سے نہیں روکا جائے گا۔

﴿ عَنْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يُصَاحُ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ، فَيُنْشَرُ لَهُ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ تُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا، فَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: أَظَلَمَتْكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَلَكَ عُذْرًا؟ أَلَكَ عن ذَلِكَ حَسَنَةٌ؟ فَيُهَابُ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ: لَا، فَيَقُوْلُ: بَلَى، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَاتٍ، وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتُخْرَجُ لَهُ بِطَاقَةٌ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ، فَيَقُوْلُ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ، فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ، فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: الْبِطَاقَةُ الرُّقْعَةُ، وَأَهْلُ مِصْرَ يَقُوْلُوْنَ لِلرُّقْعَةِ: بِطَاقَةً ﴾ (سنن ابنِ ماجہ: ۴۳۰۰)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تمام لوگوں کے سامنے میری امت کے ایک شخص کی پکار ہوگی، اور اس کے ننانوے دفتر پھیلا دیئے جائیں گے، ہر دفتر حد نگاہ تک پھیلا ہوگا، پھر اللہ عزوجل فرمائے گا: کیا تم اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو؟ وہ کہے گا: نہیں، اے

رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میرے محافظ کاتبوں نے تم پر ظلم کیا ہے؟ پھر فرمائے گا: کیا تمہارے پاس کوئی نیکی بھی ہے؟ وہ آدمی ڈر جائے گا، اور کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: نہیں، ہمارے پاس کئی نیکیاں ہیں، اور آج کے دن تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا، پھر ایک پرچہ نکالا جائے گا جس پر أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لکھا ہوگا، وہ کہے گا: اے میرے رب! ان دفتروں کے سامنے یہ پرچہ کیا حیثیت رکھتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا، پھر وہ تمام دفتر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرچہ دوسرے پلڑے میں، وہ سارے دفتر ہلکے پڑ جائیں گے اور پرچہ بھاری ہوگا۔ محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: » بطاقہ « پرچے کو کہتے ہیں، اہل مصر رقعہ کو » بطاقہ « کہتے ہیں۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ عَلَيْهِ جُبَّةُ سِيجَانٍ مَزْرُورَةٌ بِالدِّيبَاجِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ صَاحِبَكُمْ هٰذَا قَدْ وَضَعَ كُلَّ فَارِسِ ابْنِ فَارِسٍ قَالَ: يُرِيدُ أَنْ يَّضَعَ كُلَّ فَارِسِ ابْنِ فَارِسٍ وَيَرْفَعَ كُلَّ رَاعِ ابْنِ رَاعٍ قَالَ: فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَجَامِعِ جُبَّتِهِ وَقَالَ: أَلَا أَرَى عَلَيْكَ لِبَاسَ مَنْ لَّا يَعْقِلُ؟ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ نُوحًا عَلَيْهِ السَّلَام لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِابْنِهِ: إِنِّي قَاصٌّ عَلَيْكَ الْوَصِيَّةَ آمُرُكَ بِاثْنَتَيْنِ وَأَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ آمُرُكَ بِ(لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ) فَإِنَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ لَوْ وُضِعَتْ فِي كِفَّةٍ وَّوُضِعَتْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ فِي كِفَّةٍ رَجَحَتْ بِهِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَوْ أَنَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ

وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ كُنَّ حَلْقَةً مُّبْهَمَةً قَصَمَتْهُنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَسُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ فَإِنَّهَا صَلَاةُ كُلِّ شَيْءٍ وَبِهَا يُرْزَقُ الْخَلْقُ وَأَنْهَاكَ عَنِ الشِّرْكِ وَالْكِبْرِ قَالَ: قُلْتُ: أَوْ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَذَا الشِّرْكُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الْكِبْرُ؟ قَالَ: أَنْ يَّكُونَ لِأَحَدِنَا نَعْلَانِ حَسَنَتَانِ لَهُمَا شِرَاكَانِ حَسَنَانِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: هُوَ أَنْ يَّكُونَ لِأَحَدِنَا أَصْحَابٌ يَجْلِسُونَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: لَا. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَا الْكِبْرُ؟ قَالَ: سَفَهُ الْحَقِّ وَغَمْصُ النَّاسِ﴾(سلسلة صحيحة:٣١٣٠)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ گاؤں کا ایک دیہاتی شخص آیا، اس نے ریشمی بٹنوں والا ایک سیجانی جبہ پہنا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خبردار! تمہارے اس ساتھی نے ہر شہ سوار ابن شہ سوار کو مات دے دی ہے۔ اور یہ چاہتا ہے کہ ہر شہ سوار کو مات دے دے۔ اور ہر چرواہے ابن چرواہے کو بلند کر دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اس کے جبے سے پکڑا اور فرمایا: میں تم پر کسی بے وقوف کا لباس دیکھ رہا ہوں۔ پھر فرمایا: اللہ کے نبی نوح علیہ السلام! جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: میں تمہیں وصیت بتا تا ہوں، میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا اور دو باتوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تمہیں (لا الہ الا اللہ) کا حکم دیتا ہوں کیوں کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھے جائیں، اور لا الہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں تو لا الہ الا اللہ کا پلڑا بھاری ہو جائے گا اور اگر ساتوں زمین اور ساتوں آسمان ایک مضبوط دائرہ بن جائیں تو لا الہ الا اللہ انہیں توڑ دے گا، اور میں تمہیں **سبحان اللہ وبحمدہ** کا حکم دیتا ہوں کیوں کہ یہ ہر مخلوق کی دعا ہے اور اسی کے ذریعے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے۔ میں تمہیں شرک اور تکبر سے منع کرتا

ہوں، میں نے کہا: یا کسی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! شرک تو ہمیں معلوم ہے، یہ تکبر کیا ہے؟ کیا ہم میں کسی شخص کے خوب صورت جوتے اور خوب صورت تسمے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ کیا ہم میں سے کسی شخص کے دوست ہوں جو اس کے پاس بیٹھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اے اللہ کے رسول! پھر تکبر کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حق کا انکار اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

طہارت و پاکیزگی

﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○﴾ (البقرة: ٢٢٢)

''بیشک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور بہت پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ﴾

(البخاری: ٦٣٢٢)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (اے اللہ! بیشک میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جننیوں سے۔)''

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَائِطِ قَالَ: غُفْرَانَكَ﴾ (ابن ماجه: ٣٠٠)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء

سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے: غُفْرَانَكَ (اے اللہ! میں تیری بخشش کا طلبگار ہوں۔)

قضائے حاجت اور استنجاء کا مسنون طریقہ

﴿عَنْ اَبِيْ اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا﴾

(البخاری:۳۹۴)

''حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم (قضائے حاجت کے واسطے) بیت الخلاء آؤ تو نہ قبلہ کی طرف رُخ کرو اور نہ ہی اس کی طرف پیٹھ کرو۔''

﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَسْتَنْجِيْ بِيَمِينِهِ﴾ (البخاری:۱۵۴)

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنے آلۂ تناسل کو اپنے دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔''

﴿عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَ: الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ﴾ (سنن أبي داود:۲۶)

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لعنت کے تین اسباب سے اجتناب کرو: گھاٹوں پر، شاہراہ عام پر اور سایہ کے نیچے رفع حاجت کرنے سے۔''

﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمْقُتُ عَلَى ذٰلِكَ﴾ (سنن أبي داود:١٥)

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب دو آدمی قضائے حاجت کریں تو ان کو ایک دوسرے سے پردہ میں ہونا چاہیے اور اس حالت میں ایک دوسرے سے باہم گفتگو بھی نہ کریں۔اس لئے کہ ایسے فعل پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔''

﴿عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قِيلَ لَهُ: قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ: فَقَالَ: أَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ، أَوْ بَوْلٍ، أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ، أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ﴾ (صحيح مسلم:٢٦٢)

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہوں یا دائیں ہاتھ سے استنجاء کریں یا تین ڈھیلوں سے کم سے استنجاء کریں یا گوبر، لید اور ہڈی سے استنجاء کریں۔''

نجاست کے مسائل

﴿عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُهُ

مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهٖ بُقَعُ الْمَاءِ ﴾ (بخاری:۲۳۰)

''حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کپڑوں کو لگنے والی منی کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تھی، پھر وہ نماز کے لیے اس حال میں نکلتے تھے کہ اس منی کو کپڑے سے دھونے کا اثر اور نشان کپڑے میں ابھی موجود ہوتا تھا۔''

﴿ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّمَا كَانَ يُجْزِئُكَ إِنْ رَأَيْتَهُ أَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ، فَإِنْ لَمْ تَرَ نَضَحْتَ حَوْلَهُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرْكًا فَيُصَلِّي فِيهِ ﴾ (صحیح مسلم:۲۸۸)

''(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کپڑوں پر لگی ہوئی منی کے دھونے کے بارے میں فرمایا:) بے شک اگر تجھے منی کے لگنے کی جگہ کا پتہ ہے تو اس جگہ کو دھونا تیرے لیے کافی ہے۔ اور اگر تجھے جگہ کا پتہ نہ چلے تو اس کے ارد گرد کی جگہ کو (اندازے سے) دھولیا کرو۔ اور تحقیق میں نے دیکھا کہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی کپڑے میں نماز ادا فرما لیتے تھے۔''

﴿ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: اِحْدَانَا يُصِيبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٖ؟ قَالَ: تَحُتُّهُ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ تَنْضَحُهُ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ ﴾

(بخاری و مسلم:۲۲۷/۲۰۱)

''حضرت اسماء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جاتا ہے، تو وہ اس سے کیا معاملہ کرے؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: پہلے اسے کھرچ ڈالو، پھر پانی سے مل کر دھولو، پھر اس پر کھلا پانی بہاؤ، پھر اس میں نماز پڑھ لو۔''

﴿ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: بَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَعْطِنِي ثَوْبَكَ وَالْبَسْ ثَوْبًا غَيْرَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا يُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ وَيُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثٰى ﴾ (ابن ماجة:٥٢٢)

''حضرت لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ (جب شیر خوار تھے) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا۔ پس میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اپنے کپڑے مجھے دے دیں اور دوسرے کپڑے پہن لیں (میں دھو دوں گی)۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لڑکے کے پیشاب پر بغیر رگڑنے کے چھینٹے مارے جاتے ہیں اور لڑکی کا پیشاب رگڑ کر دھویا جاتا ہے۔''

﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ ﴾

(ترمذی، ابو داؤد:٦٩/٨٣)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے کر جاتے ہیں۔ پس اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو ہمیں پیاس لگ جاتی ہے (تو اس کے لیے پانی نہیں ہوتا) تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیا کریں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

﴿عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ﴾ (صحیح مسلم: ۶۸۴)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص حالت جنابت میں ہو وہ کھڑے پانی میں غسل نہ کرے۔''

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: طُهُورُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ اَنْ يَّغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ﴾ (مسلم: ۶۷۷)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کے برتن میں جب کوئی کتا منہ ڈال جائے تو اسے سات مرتبہ دھویا جائے، سب سے پہلے مٹی سے مل کر۔''

﴿عَنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ﴾ (سنن نسائی: ۶۸)

''حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلی کے متعلق ارشاد فرمایا: وہ نجس نہیں، کیونکہ یہ ہر وقت آمدورفت رکھنے والا گھریلو جانور ہے۔''

﴿عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِذَا اسۡتَيۡقَظَ اَحَدُكُمۡ مِنۡ نَوۡمِهٖ فَلَا يَغۡمِسۡ يَدَهٗ فِی الۡاِنَاءِ حَتّٰى يَغۡسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدۡرِیۡ اَيۡنَ بَاتَتۡ يَدُهٗ﴾ (بخاری و مسلم: ۱۶۲/۶۶۵)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی نیند سے بیدار ہو تو تین مرتبہ دھونے سے پہلے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے، کیونکہ اسے یہ معلوم نہیں کہ رات بھر ہاتھ کہاں کہاں گردش کرتا رہا۔''

غسل کا مسنون طریقہ

﴿عَنۡ مَيۡمُوۡنَةَ بِنۡتِ الۡحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهَا قَالَتۡ: وَضَعۡتُ لِرَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ غُسۡلًا وَسَتَرۡتُهٗ فَصَبَّ عَلٰى يَدِهٖ فَغَسَلَهَا مَرَّةً، اَوۡ مَرَّتَيۡنِ ثُمَّ اَفۡرَغَ بِيَمِيۡنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرۡجَهٗ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهٗ بِالۡاَرۡضِ، اَوۡ بِالۡحَائِطِ ثُمَّ تَمَضۡمَضَ وَاسۡتَنۡشَقَ وَغَسَلَ وَجۡهَهٗ وَيَدَيۡهِ وَغَسَلَ رَأۡسَهٗ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيۡهِ فَنَاوَلۡتُهٗ خِرۡقَةً، فَقَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَلَمۡ يُرِدۡهَا﴾ (بخاری: ۲۶۶)

''حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل کرنے کیلئے پانی رکھا اور کپڑا ڈال کر پردہ کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا۔ پھر شرم گاہ کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا یا دیوار کے ساتھ، اور ان کو دھویا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ چہرہ کو دھویا اور (کہنیوں تک) ہاتھ دھوئے، پھر سر پر اور اس کے

بعد تمام جسم پر پانی ڈالا۔ پھر جہاں غسل کیا تھا اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ اس کے بعد میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑا دیا (بدن صاف کرنے کیلئے) لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑا نہیں لیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہاں سے چلے۔"

جنابت اور غسل کے مسائل

﴿ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ ﴾ (صحیح المسلم: ۳۴۹)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب ایک شرم گاہ دوسری شرم گاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو گیا۔"

﴿ قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَسَاَلَهُ. فَقَالَ: فِيْهِ الْوُضُوْءُ ﴾ (بخاری و مسلم: ۴۲۱/۱۷۸)

"حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے مذی بہت زیادہ آتی تھی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھنے میں شرم محسوس کی، اس لیے میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں پوچھیں۔ انہوں نے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مذی سے وضو واجب ہوتا ہے (غسل نہیں)۔"

﴿ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ﴾ (بخاری و مسلم: ۸۰۱)

"حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانی کا استعمال (غسل کرنا) پانی (منی) کے نکلنے سے ہے۔"

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرٰى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي مَنَامِهٖ فَقَالَ: اِذَا كَانَ مِنْهَا مَا يَكُونُ مِنَ الرَّجُلِ فَلْتَغْتَسِلْ ﴾

(بخاری و مسلم: ۳۱۷)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک ایسی عورت کے بارے میں مسئلہ پوچھا جو خواب میں ویسا ہی دیکھتی ہے جیسا کہ ایک نوجوان مرد دیکھتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اس کے ساتھ ایسا معاملہ ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ غسل کرے۔''

﴿قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ ﴾ (مسلم: ۳۰۸)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس جائے پھر دوبارہ لطف اندوز ہونے کا ارادہ ہو تو درمیان میں وضو کرلے۔''

﴿قَالَ ﷺ: حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَّغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهٗ وَجَسَدَهٗ ﴾ (بخاری و مسلم: ۸۹۷/۲۰۰۰)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہفتہ کے سات دنوں میں سے ایک دن (یعنی جمعہ کے دن) غسل کرے، اس میں اپنے سر کے بالوں کو اور سارے جسم کو اچھی طرح دھوئے۔''

تیمم کا حکم

﴿وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ

الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ○﴾ (النساء:۴۳)

''اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کی جگہ سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو، پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرلو، اور اپنے چہروں اور ہاتھوں کا (اس مٹی سے) مسح کرلو۔ بیشک اللہ بڑا معاف کرنے والا بڑا بخشنے والا ہے۔''

﴿عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ طَهُوْرُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ﴾ (ترمذی:۱۲۴)

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: پاک مٹی مومن مسلمان کا وضو ہے، خواہ دس برس تک اسے پانی نہ ملے، مگر جب وہ پانی پالے تو پھر اسے اپنے جسم پر پانی پہنچانا چاہیے۔''

مسواک کی اہمیت اور فضیلت

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ﴾ (سنن النسائی:۵)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مسواک منہ کو بہت زیادہ پاک صاف کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کو بہت خوش کرنے والی چیز ہے۔''

﴿وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي

لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ ﴾(بخاری: باب السواك الرطب واليابس)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت پر بہت مشقت پڑ جائے گی تو میں ان کو ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم کرتا۔''

﴿عن انسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ ﴾(صحیح بخاری: ۸۸۸)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے مسواک کے بارے میں بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔

وضو اور اس کے فضائل و برکات

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾(المائدہ:٦)

''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھولو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو۔''

﴿ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ ﴾(بخاری و مسلم:٦٠١)

''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: جس شخص نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا تو اس کے سارے گناہ نکل جائیں گے یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی۔''

﴿عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: »إِنَّ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ﴾ (مسلم:۲۴۶)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے امتی قیامت کے دن آئیں گے تو وضو کے اثر سے ان کے چہرے، ہاتھ اور پاؤں روشن ہوں گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنی روشنی بڑھا سکے اور مکمل کر سکے تو ایسا ضرور کرے۔''

﴿عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ﴾ (مسلم:۲۳۴)

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھے دل اور منہ سے متوجہ ہو کر، تو اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

وضو کا مسنون طریقہ

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوا بِمَيَامِنِكُمْ﴾ (ترمذی:۴۱۴۳)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم کپڑے پہنو اور وضو کرنے لگو تو دائیں جانب سے ابتداء کرو۔''

﴿أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِإِنَاءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾ (صحیح بخاری:۱۵۹)

''بیشک انہوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے (حمران سے) پانی کا برتن مانگا۔ (اور لے کر پہلے) اپنی ہتھیلیوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر انہیں دھویا۔ اس کے بعد اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا۔ اور (پانی لے کر) کلی کی اور ناک صاف کی، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور کہنیوں تک تین بار دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر (پانی لے کر) ٹخنوں تک تین مرتبہ اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے، پھر دو رکعت پڑھے، جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے۔ تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

سر کے مسح کا طریقہ

﴿ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ﴾ (بخاری و مسلم: ۱۸۵/۵۸۰)

''پھر سر کا مسح کیا دونوں ہاتھوں سے، اس طرح کہ دونوں ہاتھ سر کے اگلے حصہ سے شروع کر کے پیچھے کو گُدی کی طرف لے گئے پھر پیچھے سے آگے کی جانب واپس لے آئے اس جگہ تک جہاں سے شروع کیا تھا۔''

کانوں کے مسح کا طریقہ

﴿ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِيْ أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ عَلٰى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّاحَتَيْنِ بَاطِنَ اُذُنَيْهِ ﴾

(سنن أبي داود، مشکوٰۃ:۱۳۵)

''پھر کانوں کا مسح اس طرح کیا کہ شہادت کی انگلیاں دونوں ہاتھوں کی دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر کانوں کی پیٹھ پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کیا۔''

پاؤں کی انگلیوں کا خلال

﴿ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ ﴾ (سنن أبي داود:۱۴۸)

''حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ جب وہ وضو فرماتے تو اپنی چھوٹی انگلی سے اپنے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے۔''

موزوں پر مسح

﴿ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ﴾ (بخاری و مسلم ۲۰۳/۶۴۹)

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔''

﴿جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ﴾ (مسلم:٦٦١)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسافر کیلئے موزوں پر مسح کیلئے تین شب و روز اور مقیم کیلئے ایک دن رات مدت مقرر فرمائی ہے۔''

وضو کے بعد کی دعا

﴿قَالَ ﷺ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ وُضُوئِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ﴾ (صحیح المسلم:٢٣٤)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرے، پھر وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔''

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾

(ترمذی:٥٥)

''اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں (میں) سے کر اور مجھے طہارت کرنے والوں (میں) سے کر۔''

وضو کے مسائل

﴿عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَّامَ فَلْيَتَوَضَّأْ﴾ (ابو داؤد:۲۰۳)

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دونوں آنکھیں سرین کے سر بند ہیں۔ پھر جو شخص سو گیا اسے چاہیے کہ (از سر نو) وضو کرے۔''

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهٖ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا﴾

(مسلم:۸۳۱)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے پیٹ میں ہوا کی حرکت محسوس کرے اور فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے کہ آیا پیٹ سے کوئی چیز خارج ہوئی یا نہیں، تو ایسی صورت میں (وضو کرنے کیلئے) وہ مسجد سے باہر نہ جائے، یہاں تک کہ ہوا کے خارج ہونے کی آواز سن لے یا ہوا کے نکلنے کو محسوس کرے۔''

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا﴾ (بخاری و مسلم:۲۱۱/۸۲۴)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ پیا، پھر پانی منگوا کر کلی کی اور فرمایا: اس میں چکنائی ہے۔''

نماز

مسجد

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا﴾ (البقرہ: ۱۱۴)

''اوراس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس نے اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام لینے کی ممانعت کردی اوران کے ویران کرنے کی کوشش کی۔''

﴿اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾

(سورۃالانفال:۳۴)

''اس (مسجد) کے متولی صرف پرہیزگار ہیں، لیکن ان کے اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

﴿فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ﴾ (سورۃالنور)

''ان گھروں میں جن کی تعظیم کرنے اوران میں اس کا نام یادکرنے کا اللہ نے حکم دیاان میں صبح اورشام اللہ کی تسبیح پڑھتے ہیں۔''

﴿عَنْ اَبِي أُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ﴾ (مسلم)

''حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ) (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے نکلے تو یہ دعا پڑھے: (اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ) (اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں۔)

مسجد کے فضائل

﴿ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ وَرَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ ﴾

(بخاری و مسلم: ۱۵۵۶/۶۶۲)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کو یا شام کو مسجد کی طرف گیا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں (سامان) مہمانی تیار کرواتا ہے، جب کبھی بھی صبح یا شام کو جائے۔''

﴿ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِی الدُّوَرِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَیَّبَ ﴾ (ابوداود: ۴۵۵)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھروں میں جائے نماز متعین کرنے اور ان کو صاف ستھرا اور پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔''

﴿ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا یُذْكَرُ فِیْهِ اسْمُ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ ﴾

(صحیح ابن حبان: ۴۶۲۸، صحیح مسلم: ۱۲۱۷)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص (محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے) مسجد تعمیر کرے گا کہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں اسی طرح کا گھر بنا دے گا۔''

﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ ﴾ (صحیح بخاری:۶۴۷)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص جب بہترین طریقے سے وضو کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس کا مقصد محض نماز ادا کرنا ہوتا ہے تو مسجد میں داخل ہونے تک جو قدم وہ اٹھاتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور اس پر اس کا ایک گناہ جھڑتا ہے۔ اور جب یہ شخص نماز پڑھ لیتا ہے تو جب تک یہ شخص اپنی نماز کی جگہ پر رہتا ہے فرشتے اس کیلئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں (کہتے ہیں:) اے اللہ! اس پر رحمت نازل فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ اور جتنی دیر اسے جماعت کے انتظار میں رکنا پڑتا ہے اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے۔''

﴿ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي

اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ﴾ (بخاری و مسلم: ۶۶۰/۲۴۲۷)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: سات ایسے شخص ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن (حشر میں) اپنے سائے میں رکھے گا، جس دن سوائے اس کے سائے کے کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ (پہلا) عادل حکمران، (دوسرا) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں جوانی گزارے، (تیسرا) وہ شخص کہ اس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے، (جس وقت نماز پڑھ کر نکلتا ہے تو اس کی طرف دوبارہ آنے کیلئے بے تاب رہتا ہے)، (چوتھا) وہ دو شخص جو اللہ تعالیٰ کیلئے آپس میں محبت رکھتے ہوں، ملتے ہیں تو اسی کی محبت میں اور جدا ہوتے ہیں تو اسی کی محبت میں۔ (پانچواں) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے ہیں، (چھٹا) وہ شخص کہ جسے کسی خاندانی، خوبصورت عورت نے (برائی کیلئے) بلایا، پھر اس شخص نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (ساتواں) وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے نام پر کچھ دیا پھر اس کو چھپایا، یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہ ہوا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔''

﴿ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى، فَأَبْعَدُهُمْ، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيهَا ثُمَّ يَنَامُ ﴾ (بخاری و مسلم: ۶۵۱/۱۵۴۵)

''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز کا اجر سب سے زیادہ اس شخص کو ملتا ہے جو مسجد سے زیادہ دور رہتا ہے اور جسے سب سے زیادہ چل کر مسجد تک آنا پڑتا ہے اور وہ شخص جو انتظار کرتا ہے کہ امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے اس کا اجر اس شخص سے بہت زیادہ ہے جو جلدی سے نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔''

مسجد کے آداب

﴿ عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِى مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى، اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِهِمْ مَّسْجِدًا ﴾ (بخاری و مسلم: ۱۳۳۰/۱۲۱۲)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت و برباد کرے! انہوں نے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا۔''

﴿ عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمْ مَّنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا: لَا اَرْبَحَ اللهُ تِجَارَتَكَ ﴾ (ترمذی و نسائی: 1321)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو اسے کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کاروبار و تجارت میں نفع نہ دے۔''

﴿عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ يَقُوْلُ التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَ كَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا﴾ (بخاری: ۱۲۶۰)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔ اس کا کفارہ تھوک کو دفن کرنا ہے۔''

﴿عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ (بخاری و مسلم: ۶۸۹)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ لوگ مسجدوں (کی تعمیر) میں فخر کرنے لگیں گے۔''

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ اَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ آدَمَ﴾ (ابو داؤد، مسلم: ۱۲۸۲/۳۸۲۵)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے پیاز لہسن وغیرہ کو کھایا تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، اس لیے کہ اس سے فرشتوں کو بھی ایذاء پہنچتی ہے جس سے بنی آدم کو ایذاء پہنچتی ہے۔''

اذان اور اس کے فضائل

﴿عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ

يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا﴾ (بخاری و مسلم: ۶۱۵/۱۰۰۹)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے میں کتنا ثواب ہے اور اول صف میں کھڑا ہونے کا کیا اجر ہے، تو پھر اگر وہ اس پر قادر نہ ہوں، مگر قرعہ اندازی کریں اور ان کو اگر معلوم ہو جائے کہ نماز کے لیے جلدی آنے میں کیا فضیلت ہے، تو وہ اس کی طرف سبقت کریں، اور اگر ان کو عشاء و صبح کی نماز کی فضیلت معلوم ہو جائے، تو وہ ان نمازوں کیلئے آئیں اگر چہ سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔''

﴿عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ. فَقَالَ اَحَدُكُمْ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ. ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ. قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ. ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ. قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ. ثُمَّ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ﴾ (مسلم: ۸۴۶)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: جب تم اذان سنو تو تم بھی اسی طرح کہتے جاؤ جس طرح موذن کہہ رہا ہے۔ بجز حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے کہ ان کلمات کی جگہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے، یہ دل سے کہے تو جنت میں داخل ہوگا۔''

﴿ اَنَّ اَبَا سَعِیدِنِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَہٗ اِنِّیْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَۃَ فَاِذَا کُنْتَ فِیْ غَنَمِكَ، اَوْ بَادِیَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلَاۃِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ، فَاِنَّہٗ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ، وَلَا اِنْسٌ، وَلَا شَیْءٌ اِلَّا شَھِدَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ﴾ (بخاری:۳۲۹۶)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ میں دیکھتا ہوں کہ تو بھیڑ، بکریوں اور دیہات کو پسند کرتا ہے۔ پس جب تو بھیڑ بکریوں میں ہے، یا دیہات میں، تو اُونچی آواز سے نماز کیلئے اذان کہہ، اس لئے کہ جنوں، انسانوں اور دیگر مخلوق میں سے جو بھی موذن کی آواز سنے گا قیامت کے دن اس کیلئے گواہی دے گا۔''

﴿ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلدُّعَآءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ ﴾ (ترمذی:۲۱۲)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔''

اذان کے کلمات

﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّہٖ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا اَمَرَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالنَّاقُوسِ یُعْمَلُ لِیُضْرَبَ بِہٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلَاۃِ

طَافَ بِیْ وَاَنَا نَائِمٌ رَّجُلٌ یَّحْمِلُ نَاقُوسًا فِیْ یَدِہٖ فَقُلْتُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَتَبِیعُ النَّاقُوسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِہٖ فَقُلْتُ نَدْعُوْ بِہٖ اِلَی الصَّلَاۃِ. قَالَ اَفَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی مَا ھُوَ خَیْرٌ مِنْ ذٰلِکَ فَقُلْتُ لَہٗ بَلٰی. قَالَ فَقَالَ تَقُولُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ: ثُمَّ اسْتَأْخَرَ عَنِّیْ غَیْرَ بَعِیدٍ ثُمَّ قَالَ وَتَقُولُ اِذَا اَقَمْتَ الصَّلَاۃَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَیْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ فَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا رَاَیْتُ فَقَالَ اِنَّھَا لَرُؤْیَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاَلْقِ عَلَیْہِ مَا رَاَیْتَ فَلْیُؤَذِّنْ بِہٖ فَاِنَّہٗ اَنْدٰی صَوْتًا مِّنْکَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ اُلْقِیہِ عَلَیْہِ وَیُؤَذِّنُ بِہٖ قَالَ فَسَمِعَ ذٰلِکَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَھُوَ فِیْ بَیْتِہٖ فَخَرَجَ یَجُرُّ رِدَاءَہٗ وَیَقُولُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ یَا رَسُولَ اللّٰہِ! لَقَدْ رَاَیْتُ مِثْلَ مَا رَاٰی. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (مسند احمد: ۴۹۹)

''حضرت عبد اللہ بن زید بن ربّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو نماز کیلئے سنکھ کے ذریعے جمع کرنے کا حکم دیا تو ایک رات میں سو

رہا تھا کہ ایک آدمی میرے گرد آکر گھومنے لگا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سنکھ تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! کیا تم یہ سنکھ بیچو گے؟ اس نے پوچھا: تم اس سے کیا کرو گے؟ میں نے کہا: ہم اس سے لوگوں کو نمازوں کی طرف بلائیں گے، کہنے لگا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر طریقہ نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: ضرور بتاؤ۔ کہنے لگا: تم یہ کہو:

﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾

ترجمہ ''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، آؤ نماز کی طرف! آؤ نماز کی طرف! آؤ کامیابی کی طرف! آؤ کامیابی کی طرف! اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔'' وہ شخص ذرا پیچھے ہٹا اور پھر کہنے لگا: (جب نماز کھڑی ہو تو یوں کہو یعنی اقامت کیلئے)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ: ''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، آؤ نماز کی طرف، آؤ

کامیابی کی طرف، نماز کھڑی ہوگئی نماز کھڑی ہوگئی، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔'' جب صبح ہوئی تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا یہ خواب بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انشاء اللہ یہ سچا خواب ہے۔ بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو الفاظ تم نے خواب میں سنے ہیں انہیں کہتے رہو، تاکہ وہ اذان دیں، اس لئے کہ ان کی آواز تم سے بلند ہے۔'' میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا اور انہیں کہتا رہا اور وہ اذان دیتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ آواز سنی تو وہ اپنے گھر میں تھے۔ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور فرمانے لگے: ''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے۔'' اس پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔'' (امام احمد و ابو داؤد: ۱۶۵۲۴/۴۹۹)

اذان کے مسائل

﴿فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ﴾ (بخاری: ۶۲۸)

''(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) جب نماز کا وقت آئے تو تمہارے لئے تم میں سے کوئی اذان کہے۔''

﴿فَإِنْ كَانَ صَلَاةَ الصُّبْحِ قُلْتَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ﴾ (احمد، ابو داؤد: ۱۵۴۱۳/۵۰۰)

''پس اگر صبح کی نماز ہو تو (اذان میں) حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ یوں کہے: اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے)۔''

﴿فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُّوتِرَ الْإِقَامَةَ﴾

(صحیح بخاری: ۶۰۳)

پھر بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت میں ایک ایک مرتبہ۔

﴿اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً، وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً﴾ (سنن ترمذی: ۱۹۲)

’’حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذان میں مجھ کو انیس کلمے سکھلائے اور اقامت میں سترہ کلمے۔‘‘

اذان کے بعد کی دعا

﴿اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ﴾

(مسلم: ۸۷۵)

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اذان سنو تو وہی الفاظ دہرادو جو موذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو، اس لئے کہ جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو، اس لئے کہ (وسیلہ) جنت میں ایک مقام ہے، نہیں ہے لائق وہ جگہ مگر خدا کے بندوں میں صرف ایک بندہ کے لئے، اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ پس جو شخص میرے لئے وسیلہ کا سوال کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔‘‘

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودَانِ الَّذِي وَعَدْتَّهُ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(بخاری:۶۱۴)

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ اذان سنے اور یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِالتَّآمَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودَانِ الَّذِي وَعَدْتَّهُ اے ہمارے پروردگار! اس پوری اذان اور اس کے نتیجے میں ادا ہونے والی نماز کے رب! تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ (بلند درجہ بہشت کا) اور بزرگی اور ان کو اس مقام محمود پر پہنچادے جس کا ان سے وعدہ کیا ہے۔‘‘

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ تَعَالَى، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ اللهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ﴾ (سنن ابو داؤد:۵۲۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم مؤذن کی آواز سنو تو تم بھی وہی کہو جو وہ کہتا ہے، پھر میرے اوپر درود بھیجو، اس لیے کہ جو شخص میرے اوپر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار اپنی رحمت نازل فرمائے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو، وسیلہ جنت میں ایک ایسا مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ایک بندے کے علاوہ کسی اور کو نہیں ملے گا، مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا، جس شخص نے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کیا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

نماز کے فضائل

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ (البقرہ:۲۳۸)

''سب نمازوں کی حفاظت کیا کرو اور (خاص کر) درمیانی نماز کی اور اللہ کے لیے ادب سے کھڑے رہا کرو۔''

﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ﴾ (النور:۳۷)

''ایسے آدمی جنہیں سوداگری اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر اور نماز کے پڑھنے اور زکوٰۃ کے دینے سے غافل نہیں کرتی، اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔''

﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (التوبة:۷۱)

''اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں، نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا، بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔''

﴿ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللهُ تَعَالٰى مَنْ اَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ﴾ (مسند احمد، ابو داود:۴۲۵)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں، جس نے ان کے لیے اچھی طرح وضو کیا اور ٹھیک وقت پر ان کو پڑھا اور رکوع وسجود بھی جیسے کرنے چاہئیں ویسے ہی کیے اور خشوع کے ساتھ ان کو ادا کیا تو ایسے شخص کے لیے اللہ کا پکا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا۔ اور جس نے ایسا نہیں کیا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں اگر چاہے تو اس کو بخش دے اور چاہے تو سزا دے۔''

﴿ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ

يَكُنْ لَّهُ نُورٌ وَّلَا بُرْهَانٌ وَّلَا نَجَاةٌ وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ﴾ (مسند احمد، مسند دارمی:٦٥٧٦)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو بندہ نماز اہتمام سے ادا کرے گا تو وہ قیامت کے دن اس کے لیے نور اور دلیل ہوگی، اور اس کیلئے نجات کا ذریعہ بنے گی۔ اور جس شخص نے نماز کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کیا تو وہ اس کے لیے نہ نور بنے گی، نہ برہان اور نہ ذریعہ نجات، اور وہ بد بخت قیامت میں قارون، فرعون، ہامان، اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ﴾ (مسلم:٦٦٨)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال اس جاری اور بڑی نہر کی سی ہے جو تم میں سے کسی ایک کے دروازے (کے پاس سے گزر رہی ہو) وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔''

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ﴾ (مسلم:٢٥٦)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: آدمی اور کفر وشرک کے درمیان (حد فاصل) نماز کا چھوڑنا ہے۔''

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ﴾ (ترمذی:٢٦٢١)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وہ عہد جو ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان ہے، نماز ہے۔ پس جس نے نماز چھوڑ دی تحقیق اس نے کفر کیا۔''

نماز کے اوقات

﴿ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ آمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَهٗ وَصَلّٰى بِيَ - يَعْنِي الْمَغْرِبَ - حِينَ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَآءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّآئِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَهٗ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَيْهِ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَآءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ! هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ ﴾ (ابو داؤد، ترمذی: ۱۴۹/۳۹۴)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: دو مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے قریب میری امامت کی (یعنی مجھ کو نماز پڑھائی دو دن) پس نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جب کہ آفتاب ڈھل گیا تھا اور سایہ اصلی مانند تسمہ کے ہو گیا۔ اور نماز پڑھائی مجھ کو عصر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ (اصلی سایہ کو چھوڑ کر) اس کے برابر ہو گیا۔ اور نماز پڑھائی مجھ کو

مغرب کی جس وقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار۔ اور نماز پڑھائی مجھ کو عشاء کی جبکہ غائب ہوگئی شفق۔ اور نماز پڑھائی مجھ کو فجر کی جب کہ حرام ہوجاتا ہے کھانا پینا روزہ دار پر۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور نماز پڑھائی عصر کی جبکہ سایہ (اصلی سایہ کے علاوہ) دوگنا ہوگیا۔ اور نماز پڑھائی مغرب کی جس وقت افطار کرتا ہے روزہ دار۔ اور نماز پڑھائی عشاء کی تہائی رات تک۔ اور نماز پڑھائی فجر کی، پس خوب روشن کیا صبح کو پھر جبرائیل میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے محمد! یہ وقت تو آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا ہے۔ اور آپ کی نماز کا وقت ان وقتوں کے درمیان ہے۔''

﴿فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا أُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ وَالْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَبَشٍ يَعْنِي الْغَلَسَ﴾ (موطا امام مالک:۸)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز پڑھ ظہر کی جب سایہ تیرا تیرے برابر ہو جائے اور عصر کی جب سایہ تیرا تجھ سے دوگنا ہو اور مغرب کی جب آفتاب ڈوب جائے اور عشاء کی تہائی رات کی اور صبح کی اندھیرے منہ۔''

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ﴾ (صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر ۵۱۳)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب گرمی زیادہ ہوجائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو،

اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔''

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ﴾ (سنن ابی داؤد:۳۵۳)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گرمی ہوتی تو نمازِ ظہر تاخیر سے پڑھتے تھے اور جب سردی ہوتی تو تعجیل فرماتے (اول وقت میں پڑھتے)۔''

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ﴾

(صحیح مسلم:۹۶۵)

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز ظہر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک عصر کا وقت نہ ہو جائے اور نماز عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج زرد نہ پڑ جائے اور مغرب کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک شفق کی تیزی نہ جائے اور وقت مستحب عشاء کا باقی رہتا ہے جب تک کہ آدھی رات نہ ہو اور وقت فجر کا باقی رہتا ہے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے۔''

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ﴾ (صحیح بخاری:۵۳۴)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب گرمی تیز ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو، کیونکہ گرمی کی تیزی جہنم کی آگ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

ممنوع اوقات

﴿سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتّٰى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتّٰى تَغْرُبَ﴾ (مسلم:١٩٦٦)

"حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تین اوقات ایسے ہیں جن میں نماز پڑھنے سے اور مردوں کو دفن کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں منع فرماتے تھے۔ ایک جب سورج صاف طور پر نکلنے لگے، یہاں تک کہ بلند ہو جائے (اور اس میں چمک آ جائے) دوسرے جب نصف النہار کے وقت کسی کھڑی چیز کا سایہ مشرق و مغرب کی جانب نہ ہو، یہاں تک کہ سورج کا ڈھلاؤ شروع ہو جائے (اور سایہ مشرق کی طرف ہو جائے) اور تیسرے سورج چھپنے لگے، یہاں تک کہ مکمل غروب ہو جائے۔"

﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾ (النساء:١٠٣)

"بیشک نماز اپنے مقررہ وقتوں میں مسلمانوں پر فرض ہے۔"

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى صَلَاةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ

وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا﴾ (مسلم:۱۲۸۹)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب بھی نماز پڑھتے دیکھا تو اس کے وقت پر ہی پڑھتے دیکھا، مگر دو نمازیں، ایک مغرب وعشاء کو مزدلفہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملا کر پڑھا، اور مزدلفہ میں فجر کی نماز (طلوع فجر کے بعد) اندھیرے میں پڑھی۔"

نماز کا طریقہ

﴿قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رضی اللہ عنہ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ، وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ﴾ (بخاری:۸۲۸)

"حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے سامنے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز یعنی اس کی تفصیلات آپ سب لوگوں سے زیادہ یاد ہیں (اس کے بعد فرمایا کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ نماز شروع کرتے ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر کہتے تو اپنے

دونوں ہاتھ اٹھا کر مونڈھوں تک لے جاتے، اور جب رکوع کو جاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑ لیتے، پھر اپنی کمر کو پوری طرح موڑ دیتے (اور بالکل سیدھی برابر کر دیتے) پھر جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو بالکل سیدھے اس طرح کھڑے ہو جاتے کہ ریڑھ کی ہڈی کا ہر منکا (یعنی ہر جوڑ) ٹھیک اپنی جگہ پر آ جاتا، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں جاتے تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھ دیتے کہ نہ تو ان کو زمین پر بچھا دیتے اور نہ ان کو سکیڑ لیتے، اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ سجدہ میں قبلہ کی جانب ہوتا تھا۔ پھر جب دو رکعت پڑھ کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (التحیات کیلئے) بیٹھتے تو داہنے پاؤں کو کھڑا کر لیتے اور بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے۔ پھر جب آخری رکعت پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قعدہ اخیرہ کرتے تو اس طرح بیٹھتے کہ داہنے پاؤں کو کھڑا کر لیتے اور بائیں پاؤں کو (اسکے نیچے سے) آگے کی جانب نکال دیتے اور اپنی سرینوں پر بیٹھ جاتے۔''

نماز کے مسائل

کپڑے اور زمین کا پاک ہونا

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ﴾ (سورۃ المائدۃ:٦)

''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھولو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو۔''

﴿ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَبَالَ فِی الْمَسْجِدِ

فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: دَعُوهُ وَاَهْرِقُوا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّآءٍ ﴾ (بخاری:۲۲۱)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اس کی طرف آگے بڑھنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو اور پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دو۔''

﴿ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ ﴾ (بخاری:۲۲۰/۱۴۷)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کوئی نماز بغیر پاکی (وضو) اور کوئی صدقہ مالِ غنیمت کی چوری سے قبول نہیں کرتا۔''

ستر

''ستر کا چھپانا فرض ہے اور ہر نماز کی شرط ہے، یہ حکم مرد اور عورت دونوں کیلئے ہے۔''

﴿ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ ﴾

(ترمذی و ابن ماجہ:۳۷۷/۶۵۵)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹے کے قبول نہیں فرماتا۔''

﴿ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ ﴾ (بخاری و مسلم:۱۱۷۹/۳۵۹)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جب تک اس کپڑے کا ایک حصہ مونڈھوں پر نہ ہو۔“

﴿كُنَّ نِسَآءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ﴾ (بخاری و مسلم: ۱۴۸۹/۵۷۸)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عورتیں نماز فجر ادا کرتیں تو وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوا کرتی تھیں۔“

قبلہ رُخ ہونا

﴿وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۝﴾ (البقرہ: ۱۴۹)

”اور جہاں سے آپ نکلیں تو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کیا کریں۔“

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا﴾ (مسلم: ۲۲۹۴)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قبروں کے اوپر نہ بیٹھو اور نہ ان کی جانب منہ کر کے نماز ادا کرو۔“

ترتیب

﴿صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي﴾ (بخاری: ۶۳۱)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔“

نیت

﴿قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ﴾ (بخاری و مسلم:۵۰۳)

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

تکبیر تحریمہ

﴿اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ﴾ (بخاری:۷۳۸)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کی پہلی تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے۔''

ہاتھ باندھنا

﴿عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ﴾

(صحیح بخاری:۷۴۰)

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں۔

﴿عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ، وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ، فَلَمَّا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا، سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ﴾ (صحیح مسلم: ۸۹۶)

" حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں جاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، تکبیر کہی (ہمام نے بیان کیا: کانوں کے برابر بلند کیے) پھر اپنا کپڑا اوڑھ لیا (دونوں ہاتھ کپڑے کے اندر لے گئے)، پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا، پھر جب رکوع کرنا چاہا تو اپنے دونوں ہاتھ کپڑے سے نکالے، پھر انہیں بلند کیا، پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا، پھر جب سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، پھر جب سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔"

قیام کی دعا

☆ قیام کی دعا کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بارہ دعائیں ثابت ہیں۔

﴿اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ كَانَ يَجْهَرُ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يَقُوْلُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ﴾ (مسلم و ترمذی: ۹۱۸/ ۲۴۲)

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ اکبر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے: سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔'' (اے اللہ! تیری ذات پاک ہے، ہم تیری حمد وثنا بیان کرتے ہیں، تیرا نام بابرکت اور تیری ذات بلند و بالا ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

﴿ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً، قَالَ: أَحْسِبُهُ، قَالَ: هُنَيَّةً، فَقُلْتُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ، قَالَ: أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ﴾ (صحیح البخاری: ۷۴۴)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر چپ رہتے تھے۔ ابوزرعہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یوں کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ آپ اس تکبیر اور قرأت کے درمیان کی خاموشی کے بیچ میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں پڑھتا ہوں » اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ « اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر جتنی مشرق اور مغرب میں ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھو ڈال۔

بسم اللہ پڑھنا

﴿عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ (مسلم:۹۱٦)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نہیں پڑھتے تھے۔''

﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلَاةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾

(بخاری و مسلم:۷۴۳)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ قرأت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے شروع کرتے۔''

سورت فاتحہ

﴿عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ﴾ (بخاری و مسلم:۷۵٦/۹۰۰)

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز کامل نہیں ہے۔''

﴿عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ

يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ ﴾ (مسلم: ۹۰۴)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورۃ اُم القرآن نہیں پڑھی اس کی نماز ناقص ہے (ناقص ہے، ناقص ہے) اس کو تین مرتبہ کہا۔''

﴿ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا: نَعَمْ هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا ﴾ (ابو داؤد و ترمذی: ۸۲۳/۳۱۱)

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم فجر کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے کھڑے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرأت کی تو قرأت کرنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دشوار ہوا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شاید کہ تم اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا کہ جی ہاں! ہم جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرأت نہ کرو سوائے سورۂ فاتحہ کے، کیونکہ جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔''

﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ: اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ

اللهُ تَعَالَىٰ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ:{ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ: حَمِدَنِي عَبْدِي، وَإِذَا قَالَ: {الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ } قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي، وَإِذَا قَالَ: { مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ } قَالَ: مَجَّدَنِي عَبْدِي، وَقَالَ مَرَّةً فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ: {إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ } قَالَ: هٰذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ: {اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ } قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ﴾ (صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر: ۱۸۷۳)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز ادا کی اور اس میں اُم القرآن نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ یہی فرمایا اور نامکمل ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ہم بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاتحہ کو دل میں پڑھو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عز وجل فرماتے ہیں کہ نماز یعنی سورت فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دی گئی ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو وہ مانگے۔ جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری حمد بیان کی اور جب وہ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے

بندے نے میری تعریف بیان کی اور جب وہ مَالِكِ يَوْمِ الدِّين کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور ایک بار فرماتا ہے: میرے بندے نے اپنے سب کام میرے سپرد کر دیئے اور جب وہ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور بندے کے لئے وہ ہے جو اس نے مانگا ہے۔ جب وہ (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو اس نے مانگا۔''

آمین

☆ ہر نمازی کیلئے، خواہ وہ تنہا نماز پڑھ رہا ہو یا جماعت سے، امام ہو یا مقتدی مسنون ہے کہ سورۃ فاتحہ ختم ہونے پر آمین (اے اللہ! قبول فرما) کہے۔

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا، فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ﴾ (بخاری و مسلم: ۷۸۰/۹۴۲)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، اس لئے کہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔''

﴿عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ: آمِيْنَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ﴾

(ابو داؤد: ۹۳۲)

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھتے تھے تو آمین کہتے تھے اور اس وقت آواز کو بھی بلند کرتے۔''

﴿اَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، وَمَنْ وَرَاءَهٗ حَتّٰى اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً﴾

(بخاری:۳۰)

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے مقتدیوں نے اتنی بلند آواز سے آمین کہی کہ مسجد گونج اٹھی۔''

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ: مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ، مَا حَسَدَتْكُمْ عَلٰى قَوْلِ آمِيْنَ، فَاَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ آمِيْنَ﴾ (ابن ماجہ:۸۵س)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس قدر یہودی، سلام اور آمین سے چڑتے ہیں اتنا کسی اور چیز سے نہیں چڑتے، پس تم کثرت سے آمین کہا کرو۔''

نماز میں قرأت

﴿عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اُمِرْنَا اَنْ نَّقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ﴾ (ابوداؤد:۸۱۸)

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ قرآن کا جو حصہ ہمارے لئے آسان ہو وہ بھی پڑھیں۔''

رفع یدین

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ﴾ (بخاری و مسلم:۸۸۷)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے کندھوں کے برابر رفع یدین کرتے پھر تکبیر کہتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع کرنا چاہتے تو اسی طرح رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح رفع یدین کرتے اور سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے۔''

وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ﴾ (بخاری و ابو داؤد:۷۳۹/۷۴۳)س

''(حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب دوسری رکعت سے اٹھتے تو تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے اور انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔''

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ، وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ

مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ﴾ (صحیح بخاری:۷۳۶)

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تکبیر تحریمہ کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رفع یدین کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں ہاتھ اس وقت مونڈھوں (کندھوں) تک اٹھے اور اسی طرح جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع کے لیے تکبیر کہتے اس وقت بھی (رفع یدین) کرتے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے »سمع اللہ لمن حمدہ« البتہ سجدہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع یدین نہیں کرتے تھے۔"

﴿ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ (صحیح بخاری:۷۳۹)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز میں داخل ہوتے تو پہلے تکبیر تحریمہ کہتے اور ساتھ ہی رفع یدین کرتے۔ اسی طرح جب وہ رکوع کرتے تب اور جب »سمع اللہ لمن حمدہ« کہتے تب بھی (رفع یدین کرتے) دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب قعدہ اولیٰ سے اٹھتے تب بھی رفع یدین کرتے۔ آپ نے اس فعل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچایا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔"

رکوع کا طریقہ

﴿عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم، أَقِيمُوا الرُّكُوعَ

وَالسُّجُودَ فَوَاللّٰہِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي ﴾ (صحیح بخاری:۷۴۲)

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجود پوری طرح کیا کرو۔ اللہ کی قسم! میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں۔

﴿ عَنْ حُذَيْفَةَ ، رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ ، قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ : مَا صَلَّيْتَ ، قَالَ : وَأَحْسِبُهُ ، قَالَ : لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ ﴾ (صحیح بخاری:۳۸۹)

”سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا تھا۔ جب اس نے اپنی نماز پوری کر لی تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے نماز ہی نہیں پڑھی۔ ابووائل راوی نے کہا، میں خیال کرتا ہوں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تو ایسی ہی نماز پر مرجاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر نہیں مرتا۔“

﴿ وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ ﴾

(بخاری:۸۲۸)

”اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے اپنے گھٹنوں کو مضبوطی سے تھام لیا پھر اپنی کمر کو بالکل سیدھا کیا۔“

﴿ إِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا ﴾ (ترمذی:۲۶۰)

”بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر اس طرح رکھا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھٹنوں کو پکڑ رکھا ہو۔“

﴿وَجَافَىٰ بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ﴾ (ابو داؤد:۸۶۳)

''اور رکوع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کہنیوں کو پہلوؤں سے دور رکھتے تھے۔''

رکوع وسجود کی تسبیحات

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي﴾ (صحیح بخاری:۸۱۷)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (فرماتی ہیں) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ اور رکوع میں اکثر یہ پڑھا کرتے تھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي۔"

﴿عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، وَفِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى، وَمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَأَلَ، وَلَا بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَتَعَوَّذَ﴾ (ابوداؤد:۸۷۱)

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع میں »سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ« کہتے تھے، اور اپنے سجدوں میں »سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى« کہتے تھے، اور رحمت کی کوئی آیت ایسی نہیں گزری جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ٹھہرے ہوں، اور اللہ سے سوال نہ کیا ہو، اور عذاب کی کوئی آیت ایسی نہیں گزری جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ٹھہرے ہوں اور عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو۔"

قومہ

☆ قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔

﴿فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ﴾ (بخاری:۸۲۸)

''حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع سے اٹھتے تو سیدھے کھڑے ہوجاتے، یہاں تک کہ پیٹھ کی ہڈی واپس اپنی جگہ آجاتی۔''

﴿عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَآءَ النَّبِيِّ ﷺ: فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ، قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، قَالَ رَجُلٌ وَّرَآءَهٗ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ: اَنَا، قَالَ: رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُوْنَهَا، اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ﴾ (بخاری:۷۹۹)

''حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے ایک دن نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، ایک شخص جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھا اس نے کہا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ. جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کون تھا بولنے والا ابھی؟ ایک شخص نے کہا: میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جو جلدی کرتے ہیں ان کلموں (قومہ کی دعا) کا ثواب لکھنے میں کہ کون اس کو پہلے لکھے۔''

سجدے کا طریقہ

﴿ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ عَلٰى اَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ ﴾ (بخاری و مسلم: ۸۰۹/۱۱۲۶)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اپنے دست مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا پیشانی و ناک پر اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں پر۔ (اور فرمایا:) اور نہ میں کپڑوں اور بالوں کو (تکبر کی وجہ سے) سمیٹوں۔''

﴿ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ ﴾ (صحیح بخاری: ۸۲۲)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سجدہ میں اعتدال کو ملحوظ رکھو اور اپنے بازو کتوں کی طرح نہ پھیلایا کرو۔''

﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ﴾ (مسلم: ۴۹۵)

''حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں سجدہ کرتے تو اپنے دونوں بازو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔''

﴿عَنِ الْبَرَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا سَجَدْتَّ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ﴾ (مسلم: ۱۱۳۲)

''حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر ٹکا دے اور اپنی کہنی کو اوپر اٹھالے۔''

﴿عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوكَ الْبَعِيرِ﴾ (ترمذی و نسائی: ۱۰۹۱/۸۴۰)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی سجدہ کرے تو اُونٹ کی طرح نہ بیٹھے اور گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ زمین پر رکھے۔''

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَلَا اَكُفَّ ثَوْبًا وَلَا شَعْرًا﴾ (مسلم: ۱۱۲۴)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ کہ میں کپڑا یا بالوں کو (تکبر کی وجہ سے) نہ سمیٹوں۔''

﴿عَنْ عَبْدُاللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : اَنَّهٗ كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ ذٰلِكَ﴾

(الاوسط لابن المنذر: ۱۳۸۴)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے ہاتھ گھٹنوں سے

پہلے رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔''

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا

﴿ ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ﴾ (بخاری و مسلم:۷۵۷/۹۱۱)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نماز غلط پڑھ رہا تھا، اس کو نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) کہ سجدہ کرو پھر اطمینان سے اُٹھ کر بیٹھو۔ پھر اطمینان سے دوسرا سجدہ کرو۔''

سجدوں کے درمیان کی دعا

﴿ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي ﴾ (ترمذی:۲۸۴)

''بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان » اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي « ''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان کی تلافی فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما'' کہتے تھے۔

دو رکعت کے بعد بیٹھنا

﴿ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا قَعَدْتُّمْ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ

عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَلْيَتَخَيَّرْ اَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ، فَلْيَدْعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ﴾ (نسائی:۱۱۶۳)

”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ہر دوسری رکعت میں بیٹھو تو کہو: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (”یعنی ساری تحیات، بندگیاں اور کوششیں اور اچھی باتیں خاص اللہ ہی کے لیے ہیں اور اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے سب نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔)

تشہد کا طریقہ

﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْا وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهٗ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى﴾ (مسلم:۱۳۳۶)

”حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیٹھ کر دعا (تشہد) پڑھتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور اپنی انگشتِ شہادت سے اشارہ کرتے اور اپنے انگوٹھے کو اپنی بیچ کی بند انگلی پر رکھ لیتے۔“

﴿عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ اِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا﴾ (ابو داؤد:۸۴۴)

''حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنی نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو (اس کے سجدہ سے فارغ ہوکر) نہ اٹھتے تھے، یہاں تک کہ سیدھے بیٹھ جاتے تھے۔''

درود شریف

﴿قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ﴾ (بخاری:۳۳۷۰)

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یوں کہا کرو » اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ « ''اے اللہ! اپنی رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسا کہ تو نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر۔ بیشک تو بڑی خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر۔ بیشک تو بڑی خوبیوں والا اور بڑی عظمت والا ہے۔''

درود شریف کے بعد کی دعا

﴿ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: قُلْ، اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴾ (بخاری:۸۳۴)

"حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجیے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو »اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ« اے اللہ! میں نے اپنی جان پر (گناہ کر کے) بہت زیادہ ظلم کیا پس گناہوں کو تیرے سوا کوئی دوسرا معاف کرنے والا نہیں۔ مجھے اپنے پاس سے بھرپور مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم کر کہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا بیشک وشبہ تو ہی ہے۔

سلام سے پہلے کی دعا

﴿ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو ﴾ (صحیح البخاری:۸۳۵)

"اس کے بعد دعا کا اختیار ہے جو اسے پسند ہو کرے۔"

سلام

﴿ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ

شِمَالِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ﴾ (ابو داؤد:۹۹۸)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتے تھے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔''

تکبیرات

﴿كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِىْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ﴾ (بخاری و مسلم:۷۸۹/۸۹۴)

''(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ)رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے، پھر جب رکوع کیلئے جاتے تو اس وقت اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے۔ پھر رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے اور پھر جب رکوع سے سیدھے کھڑے ہو جاتے تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے۔ پھر سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہہ کر سجدہ کیلئے جھکتے پھر سجدہ سے اٹھتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے۔ پھر سجدے میں جاتے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اَللّٰهُ

اَکْبَرُ کہتے۔ پھر ساری نماز میں اسی طرح کرتے جاتے تھے۔ پھر جب دوسری رکعت کے بعد تشہد پڑھ کر اٹھتے تو بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے۔"

چار رکعت والی نماز

﴿عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّیْ بِنَا فَیَقْرَاُ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَةَ اَحْیَانًا وَّکَانَ یُطَوِّلُ الرَّکْعَةَ الْاُوْلٰی مِنَ الظُّھْرِ وَیُقَصِّرُ الثَّانِیَةَ وَکَذٰلِكَ فِی الصُّبْحِ﴾ (مسلم:۱۰۴۰)

"حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے۔ اور کبھی ہمیں کوئی آیت سنا بھی دیتے تھے۔ پہلی رکعت لمبی کرتے تھے اور دوسری رکعت مختصر کرتے تھے اور اسی طرح صبح (کی نماز میں) کرتے تھے۔

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ھُوَ اخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُہُ الشَّیْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ﴾ (بخاری:۷۵۱)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک جھپٹ ہے، جو شیطان بندے کی نماز پر مارتا ہے۔"

﴿اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ، حَتّٰى قَالَ: لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ، اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ﴾ (بخاری:۷۵۰)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا کہ نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں؟ سختی سے فرمانے لگے: وہ اس کام سے رُک جائیں، یا پھر ان کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی۔''

پہلوؤں پر ہاتھ رکھنا

﴿عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا﴾ (بخاری و مسلم:۱۲۲۰/۱۲۴۶)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلوؤں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔''

رکوع و سجود میں قرآن پڑھنا

﴿عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ﴾ (مسلم:۱۱۰۵)

''سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے رکوع یا سجدہ میں ''قرأتِ قرآن'' سے منع کیا ہے۔''

کھانے کی موجودگی میں نماز

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يُصَلّٰى بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ﴾ (ابو داؤد:۸۹)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کھانے کی موجودگی اور پاخانہ و پیشاب کی حاجت کے وقت نماز نہ پڑھی جائے۔''

ایڑیوں پر بیٹھنا

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ﴾ (مسلم:۱۱۳۸)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نماز میں) شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا کرتے تھے (یعنی ایڑیوں پر بیٹھنا) اور اس سے بھی روکا کرتے تھے کہ انسان (سجدہ میں) اپنے بازو درندے کی طرح زمین پر بچھا دے۔''

نماز میں جمائی لینا

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ﴾ (بخاری:۳۲۸۹)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز میں جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ تو جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ جہاں تک ہو سکے اپنے منہ کو بند رکھے۔‘‘

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فِيهِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ﴾ (مسلم: ۶۸۳۷)

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ مُنہ پر رکھ کر اِسے روکے کیونکہ اس وقت شیطان منہ میں داخل ہوتا ہے۔‘‘

نماز میں باتیں کرنا

﴿عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهٗ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهٖ فِي الصَّلَاةِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ﴾ (مسلم: ۱۲۳۱)

’’حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں کلام کیا کرتے تھے۔ آدمی اپنے پہلو والے آدمی سے نماز کی حالت میں کلام کرتا تھا، یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ) اور اللہ کے سامنے باادب فرمانبردار بن کر کھڑے ہوا کرو پھر ہمیں نماز میں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور نماز میں کلام کرنے سے منع کر دیا گیا۔‘‘

سانپ اور بچھو کو قتل کرنا

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلَاةِ: اَلْحَیَّةِ وَالْعَقْرَبِ﴾ (مسند احمد: ۴۷۳/۲)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: نماز میں دو سیاہ چیزوں، سانپ اور بچھو کو قتل کر دو۔''

سجدۂ سہو

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُ كُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ یَدْرِ كَمْ صَلّٰی ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ﴾ (مسلم: ۱۳۰۰)

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو شک سے قطع نظر کر کے یقین پر چلے اور (سلام پھیرنے سے پہلے) دو سجدے کر لے۔"

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمَّی سَجْدَتَیِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَیْنِ﴾ (سنن ابی داؤد: ۱۰۲۵)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سہو کا نام »مُرْغِمَتَیْن« (شیطان کو ذلیل وخوار کرنے والی دو چیزیں) رکھا۔

﴿النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ﴾ (ترمذی:۳۹۱)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں کھڑے ہو گئے جب کہ آپ کو بیٹھنا تھا، چنانچہ جب نماز پوری کر چکے تو سلام پھیرنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی جگہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر سجدے میں اللہ اکبر کہا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی سجدۂ سہو کیے۔

﴿أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ سَلَّمَ﴾ (نسائی:۱۳۳۲)

"بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا، پھر سہو کے دو سجدے بیٹھے بیٹھے کئے، پھر سلام پھیرا۔"

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ﴾ (سنن نسائی:۱۲۵۰)

"حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی نماز میں شک کرے تو وہ سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے۔

مسجد میں نماز ادا کرنا

﴿قَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ

الصَّلَاةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ اَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ﴾ (مسلم:۱۵۱۹)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اپنے آپ کو (یعنی مسلمانوں کو) اس حال میں دیکھا ہے کہ نماز باجماعت میں شریک نہ ہونے والا یا تو بس کوئی منافق ہوتا تھا، جس کی منافقت ڈھکی چھپی نہیں ہوتی تھی، بلکہ عام طور سے لوگوں کو اس کی منافقت کا علم ہوتا تھا، یا کوئی بیچارہ مریض ہوتا تھا اور بعضے مریض بھی دو آدمیوں کے سہارے چل کر آتے اور جماعت میں شریک ہوتے تھے۔ اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سنن الہدیٰ (ہدایت کی راہیں) کی تعلیم دی اور سنن الہدیٰ میں سے ہے کہ نماز اس مسجد میں ادا کی جائے جہاں اذان ہوتی ہے۔''

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ وَحْدَهٗ سَبْعًا وَّعِشْرِيْنَ﴾ (بخاری و مسلم:۱۵۱۰)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز، اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ (ثواب رکھتی) ہے۔''

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ

یَقُوْدُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ. فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ اَنْ یُّرَخِّصَ لَهٗ فَیُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاَجِبْ﴾ (مسلم:۱۵۱۸)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک اندھا آدمی آیا اور عرض کی: یا رسول اللہؐ! بے شک میرے لیے کوئی ایسا رہبر نہیں جو مجھے مسجد تک لے جائے۔ پس اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں نماز اپنے گھر میں پڑھ لوں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دے دی۔ جب وہ واپس لوٹا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دوبارہ بلایا اور پوچھا: کیا تو اذان کی آواز سنتا ہے؟ اس نے کہا: جی سنتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تو اس کا جواب دے (یعنی نماز کے لیے مسجد میں حاضری دے)۔''

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَةُ﴾ (مسلم:۱۶۷۸)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کی اقامت ہو جائے تو فرض کے سوا کوئی نماز نہیں ہے۔''

عورتوں کا مسجد جانا

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَآءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ وَلٰکِنْ لِّیَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ﴾ (ابو داؤد:۵۶۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کو اللہ کی مساجد سے نہ روکو، لیکن ان کو چاہیے کہ وہ باپردہ ہو کر نکلیں۔

باجماعت نماز

﴿ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلَاثَۃٍ فِیْ قَرْیَۃٍ وَّلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِیْہِمُ الصَّلَاۃُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْہِمُ الشَّیْطَانُ فَعَلَیْکَ بِالْجَمَاعَۃِ فَاِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَۃَ ﴾ (ابو داؤد: ۵۴۷)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس آبادی میں تین شخص رہتے ہوں اور ان میں جماعت کا انتظام نہ ہو تو ان پر شیطان غالب آجاتا ہے۔ لہٰذا جماعت قائم کرو، کیونکہ بھیڑیا ریوڑ میں سے الگ رہنے والی (بھیڑ یا بکری) کو کھا جاتا ہے۔

صفوں کی ترتیب

﴿ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُھَا وَشَرُّھَا اٰخِرُھَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُھَا وَشَرُّھَا اَوَّلُھَا ﴾ (مسلم: ۱۰۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں بہتر پہلی صف ہے اور گھٹیا آخری ہے۔ اور عورتوں کی صفوں میں آخری بہتر اور پہلی صف گھٹیا ہے۔

﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَقِیْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنِّیْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ، وَكَانَ اَحَدُنَا یُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ﴾

(بخاری:۷۲۵)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صفوں کو سیدھا کیا کرو، کیونکہ میں تمہیں پس پشت بھی دیکھتا ہوں (یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ تھا)، (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر شخص (صفوں میں) اپنا کندھا دوسرے کے کندھے سے اور اپنا قدم دوسرے کے قدم سے ملا دیتا تھا۔"

نمازی کے آگے سے گزرنا

﴿اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ اِلٰی شَیْءٍ یَّسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلْیَدْفَعْهُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ﴾ (بخاری:۵۰۹)

"حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی ''سترہ'' کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہو، اور کوئی اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ اسے روک دے، اگر انکار کرے تو وہ اس سے لڑائی کرے، اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ

يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ﴾ (بخاری و مسلم: ۱۱۶۰/۵۱۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہوجائے کہ ایسا کرنے کا کتنا گناہ ہے تو اس کو نمازی کے آگے سے گزرنے کے مقابلے میں چالیس (برس) تک وہاں کھڑا رہنا زیادہ پسند ہو۔

سترہ

﴿ عَنْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَّرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ ﴾ (مسلم: ۱۱۳۹)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر (کوئی چیز) رکھ لے تو نماز جاری رکھے اور جو کوئی اس کے سامنے سے گزرے اس کی پرواہ نہ کرے۔

﴿ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ كَمُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ ﴾ (مسلم: ۱۱۴۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سترہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُونٹ کے پالان کے پچھلے حصے کی اونچائی کے برابر ہونا چاہیے۔

نماز باجماعت کے مسائل

﴿عَنْ اَبِی مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَۃِ سَوَآءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ فَاِنْ کَانُوا فِی السُّنَّۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُھُمْ ھِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُھُمْ سِلْمًا وَلَا یُؤَمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِی سُلْطَانِہٖ وَلَا یَقْعُدُ فِی بَیْتِہٖ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ﴾ (مسلم:۱۵۶۴)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جماعت کی امامت وہ شخص کرے جو ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھنے والا ہو، اور اگر اس میں سب یکساں ہوں تو پھر وہ آدمی امامت کرے جو سنت وشریعت کا زیادہ علم رکھتا ہو، اور اگر اس میں سب برابر ہوں تو وہ جس نے پہلے ہجرت کی ہو، اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے جو اسلام کے لحاظ سے مقدم ہو، اور کوئی آدمی دوسرے آدمی کے حلقۂ سیادت وحکومت میں اس کا امام نہ بنے اور اس کے گھر میں اس کے بیٹھنے کی خاص جگہ پر اس کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔

﴿عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ مِنْھُمُ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَالْکَبِیْرَ، وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِہٖ فَلْیُطَوِّلْ مَاشَآءَ﴾ (بخاری و مسلم:۱۰۷۵/۷۰۳)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کا امام بن کر نماز پڑھائے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھائے (یعنی زیادہ طول نہ دے) کیونکہ مقتدیوں میں بیمار بھی ہوتے ہیں اور کمزور بھی اور بوڑھے بھی، اور جب تم میں سے کسی کو بس اپنی نماز اکیلے پڑھنی ہو تو جتنی چاہے لمبی پڑھے۔"

﴿عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ اَعْمٰى﴾ (ابو داؤد:۵۹۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنے پیچھے نائب بنا کر چھوڑ گئے تھے۔ وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے، جبکہ وہ نابینا تھے۔

﴿قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ اَمَا يَخْشَى الَّذِیْ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ﴾ (بخاری و مسلم:۶۹۱/۹۹۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے کیا وہ ڈرتا نہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کا سر (یا شکل وصورت) گدھے کی طرح بنا دیں؟

﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلِنِیْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلَاثًا﴾ (مسلم:۱۰۰۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (تین مرتبہ) فرمایا: تم میں صاحب علم میرے قریب (امامت کے دوران) کھڑے

ہوا کریں۔ پھر وہ لوگ جوان کے قریب ہیں۔

﴿فَقَالَ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ﴾ (صحیح بخاری:۷۳۳)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے۔"

امام کو لقمہ دینا

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ﴾

(بخاری و مسلم:۹۸۲/۱۲۰۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مردوں کے لیے سبحان اللہ ہے اور تالی بجانا عورتوں کیلئے ہے۔

﴿عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعَ جَلَبَةً، فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوْا: اِسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا سَبَقَكُمْ فَأَتِمُّوْا﴾ (صحیح مسلم:۶۰۳)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوڑنے اور نماز میں جلدی جلدی شامل ہونے کی آوازیں سنائی دیں۔ پھر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا: ہم نے نماز کی طرف جلدی کی۔ فرمایا: ایسا نہ کرو۔ جب تم نماز کیلئے آؤ تو اطمینان کے ساتھ چلو، جتنی رکعات مل جائیں ادا کرو اور جو فوت ہو جائیں انہیں بعد میں پورا کرلو۔

دونمازیں جمع کرنا

﴿أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَّثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ". فَقَالَ أَيُّوْبُ: لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ، قَالَ: عَسٰى﴾ (بخاری:۵۴۳)

"بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں رہ کر سات رکعات (ایک ساتھ) اور آٹھ رکعات (ایک ساتھ) پڑھیں۔ ظہر اور عصر (کی آٹھ رکعات) اور مغرب اور عشاء (کی سات رکعات) ایوب سختیانی نے جابر بن زید سے پوچھا شاید برسات کا موسم رہا ہو۔ جابر بن زید نے جواب دیا کہ غالباً ایسا ہی ہوگا۔"

﴿صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَسَبْعًا جَمِيْعًا، قُلْتُ: يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ، قَالَ: وَأَنَا أَظُنُّهُ﴾ (بخاری:۱۱۷۴)

"میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ رکعت ایک ساتھ (ظہر اور عصر) اور سات رکعت ایک ساتھ (مغرب اور عشاء ملا کر) پڑھیں۔ (بیچ میں سنت وغیرہ کچھ نہیں) ابوالشعثاء سے میں نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر آخر وقت میں اور عصر اول وقت میں پڑھی ہوگی۔ اسی طرح مغرب آخر وقت میں پڑھی ہوگی اور عشاء اول وقت میں۔ ابوالشعثاء نے کہا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔

نماز وتر

﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ

اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلَاةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ﴾ (مسلم:۱۸۰۲)

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا یہ خیال ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں بیدار نہیں ہو سکے گا تو وہ اول حصہ میں وتر پڑھ لے۔ اور جو گمان کرے کہ وہ آخری حصہ میں بیدار ہو جائے گا، وہ آخری حصہ میں ہی وتر پڑھے، اس لیے کہ رات کے آخری حصہ کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ افضل ہے۔

﴿عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ﴾

(ابو داؤد، نسائی:۱۴۲۴/۱۶۱۰)

”حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر ہر مسلمان پر حق ہے۔ جسے پانچ وتر پڑھنا پسند ہوں تو ایسا کرے، اور جسے تین وتر پسند ہوں تو ایسا کرے اور جسے ایک وتر پڑھنا پسند ہو تو وہ اس طرح کرے۔“

﴿عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَا

تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ قَالَ: تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي ﴾

(بخاری:۲۰۱۳،۳۵۶۹)

"حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (تہجد کی نماز) کی کیفیت کیا تھی؟ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں (تہجد کی نماز) گیارہ رکعات سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعات پڑھتے تھے، پس تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو۔ پھر چار رکعات پڑھتے تھے، پس تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو۔ پھر تین رکعات (وتر) پڑھتے تھے۔ میں نے کہا: یارسول اللہؐ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے نیند فرماتے ہیں؟ فرمایا: میری آنکھ سوتی ہے اور میرا دل نہیں سوتا۔"

﴿عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ﴾ (ابو داؤد، نسائی:۱۴۳۲)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وتر کے بعد سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے: "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" حمد و پاکیزگی والا بادشاہ پاک ہے۔

﴿عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّامَ

عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ﴾ (مسلم:۱۷۷۹)

"حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات کا وظیفہ یا کوئی دوسرا معمول چھوڑ کر سو گیا اور پھر اسے نماز فجر سے ظہر کے درمیان ادا کر لیا تو اسے رات ہی کے وقت ادا کرنے کا ثواب مل گیا۔

﴿عَنْ نَافِعٍ رحمۃ اللہ علیہ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ﴾ (صحیح بخاری:۹۹۱)

"حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وتر کی جب تین رکعتیں پڑھتے تو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے یہاں تک کہ ضرورت سے بات بھی کرتے۔"

﴿النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا﴾ (بخاری:۹۹۸)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وتر رات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھا کرو۔"

﴿أَوْصَانِي خَلِيلِي صلی اللہ علیہ وسلم بِثَلَاثٍ: صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ﴾ (بخاری:۱۹۸۱)

"میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ہر مہینے کی تین تاریخوں میں روزہ رکھنے کی وصیت فرمائی تھی۔ اسی طرح چاشت کی دو رکعتوں کی بھی وصیت فرمائی تھی اور اس کی بھی

کہ سونے سے پہلے ہی میں وتر پڑھ لیا کروں۔"

﴿أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ: كَانَ يُوتِرُ، فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ﴾

(ابنِ ماجه:۱۱۸۲)

"بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر پڑھتے تھے تو دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔"

دعائے قنوت

﴿قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ﴾ (ابوداؤد، ترمذی:۱۴۲۷/۴۶۴)

"فرمایا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے کہ سکھایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں وتروں میں یہ کلمات پڑھوں: اے اللہ! مجھے ہدایت دے ساتھ ان لوگوں کے جنھیں تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت عطا فرما ساتھ ان لوگوں کے جنھیں تو نے عافیت دی اور تو میرا کارساز بن جا ساتھ ان لوگوں کے جن کی تو نے کارسازی کی۔ تو نے مجھے جو نعمتیں دی ہیں ان میں برکت عطا کر اور اپنے فیصلے کے شر سے مجھے محفوظ رکھ، اس لئے کہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے، تیرے مقابلے میں کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا۔ بے شک جس کا تو کارساز بن گیا وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا اور جس کا تو دشمن ہو گیا اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا، اے ہمارے رب! تو برکت والا ہے اور بزرگ و برتر ہے۔"

نماز جمعہ

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (الجمعة:۹۔۱۰)

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو ذکر الٰہی کی طرف لپکو اور خرید وفروخت چھوڑ دو، تمہارے لیے یہی بات بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں چلو پھرو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

﴿ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ اُخْرِجَ مِنْهَا،وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ﴾ (مسلم:۲۰۱۳)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین دن، جس پر سورج طلوع ہو کر چمکے، جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن جنت میں داخل کیے گئے، اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن قائم ہوگی۔

﴿عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَغَسَّلَ وَبَکَّرَ وَابْتَکَرَ وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ یَخْطُوھَا أَجْرُ سَنَۃٍ صِیَامُھَا وَقِیَامُھَا﴾ (سنن الترمذی:۴۹۶)

''حضرت اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن خود نہائے اور (اپنی بیوی) کو نہلائے (یعنی اس کے ساتھ صحبت کرے) پھر نماز کے لئے جلدی جائے، پیدل جائے سوار ہو کر نہ جائے اور امام سے نزدیک ہو کر خطبہ سنے اور بیہودہ بات نہ کرے، تو اس کے ہر قدم پر اس کو ایک سال کے روزوں اور ایک سال کی شب بیداری کا ثواب ملے گا۔''

نمازِ جمعہ کے مسائل

﴿اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَکَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَھَاوُنًا بِھَا طَبَعَ اللہُ عَلٰی قَلْبِہٖ﴾ (ابو داؤد، ترمذی:۱۰۵۴/۵۰۰)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سستی کی وجہ سے تین جمعے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔''

﴿عَنْ طَارِقِ بْنِ شِھَابٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْجُمُعَۃُ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ جَمَاعَۃٍ اِلَّا اَرْبَعَۃً عَبْدٌ مَّمْلُوْکٌ اَوِ امْرَاَۃٌ اَوْ صَبِیٌّ اَوْ مَرِیْضٌ﴾ (ابو داؤد:۱۰۶۹)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ ہر مسلمان پر باجماعت فرض ہے، مگر چار شخصوں پر فرض نہیں ہے: غلام، عورت، بچہ اور بیمار۔

﴿ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ، وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِی الْجُمُعَةَ ﴾ (بخاری:۹۰۶)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سردی سخت ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز جلدی پڑھا کرتے تھے اور جب گرمی سخت ہوتی تو جمعہ کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرتے تھے۔“

﴿ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّأَكَ اَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ، فَقَدْ وَاللهِ! صَلَّيْتُ مَعَهُ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَیْ صَلَاةٍ ﴾ (مسلم:۲۰۳۳)

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے اور دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے۔ جو شخص یہ کہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اس نے غلط بیانی کی۔ اور اللہ کی قسم! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دو ہزار نمازوں سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔“

﴿ عَنْ عَمَّارٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ طُوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ ﴾ (مسلم:۲۰۴۶)

”حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی کی نماز کا لمبا اور خطبہ کا مختصر ہونا اس کے دین کو سمجھنے کی علامت ہے، لہٰذا تم نماز لمبی پڑھو اور خطبہ مختصر دو۔“

﴿أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ﴾ (بخاری ومسلم: ۲۰۰۲/۹۳۴)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت اگر تم نے اپنے ساتھی سے یہ کہا کہ خاموش ہو جاؤ، تو تم نے فضول بات کی۔“

﴿عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ، وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى، وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ (مسلم، ترمذی: ۵۳۳/۲۰۶۵)

”حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں پہلی رکعت میں ''سورۃ اعلیٰ'' اور دوسری رکعت میں ''سورۃ الغاشیہ'' پڑھا کرتے تھے۔“

﴿عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ﴾ (صحیح مسلم: ۸۸۲)

''حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز جمعہ کے بعد دو سنتیں پڑھا کرتے تھے۔''

﴿عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ

مِنْكُمْ مُّصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا﴾ (صحیح مسلم: ۸۸۱)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھے (یعنی سنتیں) تو اسے چاہیے کہ چار رکعات پڑھے۔''

سنن ونوافل

﴿عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ: اَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ. قَالَ فَاَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ﴾ (مسلم: ۱۱۲۲)

''حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ مانگ لے۔ میں نے عرض کیا کہ میں جنت میں آپ کی رفاقت کا طلبگار رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کچھ اس کے علاوہ مزید بھی؟ میں نے عرض کیا: بس وہ ہی مطلوب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو پھر اپنے مطلب کے حصول کے لئے کثرتِ سجود (یعنی کثرتِ نوافل) کے ساتھ میری معاونت کرو۔''

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ﴾

(ترمذی: ۴۱۴، صحیح مسلم: ۷۲۸)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دن اور رات میں (فرضوں کے علاوہ) بارہ رکعتیں پڑھے اس کیلئے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت اس کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت نماز فجر سے پہلے۔"

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا﴾ (مسلم:۱۶۸۱)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فجر کی دو سنتیں دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، اس سے بہتر ہیں۔"

﴿عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ النَّاسُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَعْمَالِهِمُ الصَّلَاةُ، قَالَ: يَقُولُ رَبُّنَا جَلَّ وَعَزَّ لِمَلَائِكَتِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ: انْظُرُوا فِي صَلَاةِ عَبْدِي أَتَمَّهَا أَمْ نَقَصَهَا، فَإِنْ كَانَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً وَإِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ: انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ قَالَ: أَتِمُّوا لِعَبْدِي فَرِيضَتَهُ مِنْ تَطَوُّعِهِ، ثُمَّ تُؤْخَذُ الأَعْمَالُ عَلَى ذَاكُمْ﴾ (ابو داؤد: ۸۶۴)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے...... حالانکہ وہ خوب جانتا ہے...... میرے بندے کی نماز دیکھو، اس نے اسے مکمل کیا ہے یا ناقص چھوڑا ہے؟ اگر پوری ہے تو لکھ دیا جائے گا کہ

اس کی نماز مکمل ہے۔ اور کچھ کمی ہے تو حکم فرمائے گا کہ میرے بندے کی نفل نماز دیکھو، اگر نوافل اس کی نماز میں ہوں گے تو فرض کو نفل نماز سے مکمل کر دیا جائے گا۔ اور پھر باقی اعمال بھی اسی طرح دیکھے جائیں گے۔“

نمازِ تراویح

﴿عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ﴾ (بخاری:۳۷)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان اور طلبِ ثواب کے ساتھ رمضان کا قیام کیا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ، اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ: قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ﴾

(بخاری و مسلم: ۱۱۲۹/۱۸۱۹)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک

رات مسجد میں نماز پڑھی تو بہت سے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شامل ہو گئے۔ دوسری رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی تو لوگ اور زیادہ ہو گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات لوگ جمع ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے رات دیکھ لیا تھا کہ تم لوگ جمع ہوئے ہو، لیکن مجھے صرف ایک چیز نے باہر آنے سے روک دیا اور وہ یہ کہ یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے۔ یہ قصہ رمضان میں پیش آیا تھا۔"

﴿عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ اَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ: اِنِّيْ اَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَآءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَّكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ﴾ (بخاری، ابن خزیمہ:۲۰۱۰/۱۱۰۰)

"حضرت عبد الرحمٰن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ میں رمضان کی ایک رات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد آیا تو دیکھا کہ لوگ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ کوئی تنہا نماز پڑھ رہا ہے اور کسی کے ساتھ چند دوسرے لوگ بھی شامل ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے اگر میں ان سب کو ایک امام کے پیچھے جمع کر دوں تو یہ بہتر ہوگا۔ پھر انہوں نے اس کا عزم کر لیا اور سب کو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمع کر دیا۔"

نمازِ قصر کے مسائل

﴿وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ

إِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا﴾ (النساء:۱۰۱)

''اور جب تم سفر کے لیے نکلو تو تم پر کوئی گناہ نہیں نماز میں سے کچھ کم کر دو اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے۔ بیشک کافر تمہارے صریح دشمن ہیں۔''

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ: صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ-رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ﴾ (بخاری و مسلم:۱۱۰۲/۱۶۱۱)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ سفروں میں رہا ہوں اور کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے دو رکعتوں سے زیادہ نماز پڑھی ہو۔''

﴿عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ﴾ (صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر: ۱۵۶۷)

''حضرت یعلیٰ بن اُمیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے (یہ آیت) عرض کی: (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا) ''تم پر کوئی حرج نہیں کہ اگر تم نماز میں قصر کرو شرط یہ ہے کہ تمہیں کافروں سے فتنہ کا ڈر ہو'' اور اب تو لوگ امن میں

ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس بات پہ تعجب تجھے ہوا ہے اس پہ مجھے بھی تعجب ہوا تھا، تو میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: یہ صدقہ ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر صدقہ کیا ہے، تو تم اللہ کے صدقہ کو قبول کرو (یعنی قصر نماز پڑھو)۔"

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ لَا يَخَافُ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ﴾ (سنن نسائی: جلد اول: حدیث نمبر ۱۴۴۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جانے کیلئے نکلے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ رب العالمین کے علاوہ کسی کا خوف بھی نہیں تھا (یعنی کفار کی طرف سے ایذاء دیئے جانے کا اندیشہ نہ تھا) لیکن باوجود اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصر نماز ادا فرماتے رہے۔

﴿عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ: إِنَّا إِذَا كُنَّا مَعَكُمْ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا، وَإِذَا رَجَعْنَا إِلَى رِحَالِنَا صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ . قَالَ: تِلْكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ (مسند احمد: ۱۸۶۲)

"حضرت موسیٰ بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں تھے، تو میں نے عرض کیا: ہم جب آپ کے ساتھ ہوتے ہیں (یعنی حالتِ اقامت میں ہوتے ہیں) تو چار رکعات نماز پڑھتے ہیں اور جب ہم اپنی سواریوں کی طرف چلے جاتے ہیں (یعنی سفر میں ہوتے ہیں) تو دو رکعت پڑھتے ہیں، (ایسا کیوں ہے؟) فرمایا: یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔"

سفر سے واپسی پر نماز

﴿عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحَى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ﴾ (مسلم:۱۶۹۲)

"حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے (رات میں تشریف نہ لاتے) اور پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور دو رکعت نفل پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔"

﴿كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ، وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ﴾ (بخاری:۱۱۰۷)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ملا کر پڑھتے، اسی طرح مغرب اور عشاء کی بھی ایک ساتھ ملا کر پڑھتے تھے۔"

مریض کی نماز

﴿هَذَا الْإِسْنَادِ، إِلَّا أَنَّهُ يَقُولُ: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الْمَرِيضِ، فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ﴾ (ترمذی:۳۷۲)

"اسی سند سے مروی ہے، مگر اس میں یوں ہے: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مریض کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "کھڑے ہو کر پڑھو، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر پہلو کے بل پڑھو"۔

نمازِ تہجد

﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا﴾ (الدھر: ۲۶)

''اور کچھ حصہ رات میں بھی اس کو سجدہ کیجیے اور رات میں دیر تک اس کی تسبیح کیجیے۔''

﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلَاةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ﴾ (مسلم: ۱۸۰۲)

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ تہجد کے وقت نہیں اٹھ سکے گا تو اس کو چاہیے کہ وہ شروع رات ہی میں وتر پڑھ لیا کرے اور جس کو تہجد کے وقت اٹھنے کی امید ہو تو وہ وتر تہجد کے وقت ہی پڑھا کرے، کیونکہ تہجد کا وقت بڑا متبرک ہے، اس میں فرشتے آموجود ہوتے ہیں، اور بڑی اعلیٰ درجے کی بات ہے۔"

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ﴾ (مسلم: ۲۸۱۲)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے بعد افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے (روزے) ہیں، اور فرض

نمازوں کے بعد افضل نماز قیام اللیل (تہجد کی نماز) ہے۔"

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ﴾ (مسلم:۷۵۸)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا بزرگ و برتر پروردگار پہلے آسمان پر اترتا اور فرماتا ہے: ہے کوئی میرے حضور دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اس کا سوال پورا کروں؟ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ میں اسے بخش دوں؟"

﴿قَالَ مَسْرُوقٌ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ: سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ سِوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ﴾ (بخاری:۱۱۳۹)

"حضرت مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کی نماز کا سوال کیا (یعنی کتنی رکعات پڑھتے تھے) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: کبھی سات رکعتیں، کبھی نو رکعتیں اور کبھی گیارہ، فجر کی سنتوں کے علاوہ۔"

﴿عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ أَمْ يَخْفِتُ

بِهٖ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا جَهَرَ بِهٖ وَرُبَّمَا خَفَتَ﴾ (ابو داؤد و ترمذی:۲۲۶/۴۴۹)

"حضرت غضیف بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ (رات کے وقت) نبی ﷺ کی قرأت کیسی ہوتی تھی؟ بلند آواز کے ساتھ ہوتی یا پست آواز کے ساتھ؟ تو انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی قرأت کبھی بلند آواز سے ہوتی اور کبھی پست۔"

﴿عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ، فَقَالَ: إِنِّي أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ، قَالَ: اِرْفَعْ قَلِيلًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ، قَالَ: إِنِّي أُوقِظُ الْوَسْنَانَ، وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ، قَالَ: اَخْفِضْ قَلِيلًا﴾ (ترمذی:۴۴۷)

"حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں آپ کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ آپ پست آواز سے قرآن پڑھ رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جس ذات سے سرگوشی کر رہا تھا اُسے میں نے سنا دیا۔ فرمایا: اپنی آواز کو قدرے بلند کیجئے۔ پھر حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں آپ کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ آپ بلند آواز سے قرآن پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں اُونگھتے کو جگاتا ہوں اور شیطان کو بھگاتا ہوں۔ فرمایا: اپنی آواز کو قدرے پست کیجئے۔

نمازِ اشراق

﴿لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ كَثِيرًا فَكَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْغَدَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ ﷺ﴾ (سنن ابی داؤد: ۱۲۹۴)

"کہا گیا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجالست (ہم نشینی) کرتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: ہاں اکثر (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلسوں میں رہتا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس جگہ نماز فجر ادا کرتے، وہاں سے اس وقت تک نہیں اٹھتے جب تک سورج نکل نہ آتا، جب سورج نکل آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نماز اشراق کے لیے) کھڑے ہوتے۔"

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا يُحَافِظُ عَلَى صَلَاةِ الضُّحَى إِلَّا أَوَّابٌ وَهِيَ صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ﴾ (سلسلة صحيحه: ۷۰۳)

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ کی طرف) بہت زیادہ رجوع کرنے والا ہی اشراق کی نماز کی حفاظت کرتا ہے، اور یہ رجوع کرنے والوں کی نماز ہے۔

نمازِ چاشت

﴿عَنْ مُعَاذَةَ، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، كَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى؟ قَالَتْ: أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ﴾ (مسلم: ۷۱۹)

"حضرت معاذہ رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کی کتنی نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار رکعت پڑھتے تھے اور مزید جتنی چاہتے۔"

﴿ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَةٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ وَّکُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّکُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّکُلُّ تَکْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ وَّیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی ﴾ (مسلم و ابو داؤد: ۱۷۰۴/۱۲۸۸)

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صحیح وسالم جوڑ یا ہڈی کے عوض ہر روز صبح کو تم پر صدقہ واجب ہوتا ہے، لہٰذا تمہارا ہر "سُبْحَانَ اللهِ" کہنا صدقہ ہے۔ ہر "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہنا صدقہ ہے۔ ہر "اَللهُ اَکْبَرُ" کہنا صدقہ ہے۔ ہر "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ" کہنا صدقہ ہے۔ ہر نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ ہر برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کیلئے وہ دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جنہیں کوئی شخص چاشت کے وقت پڑھتا ہے۔"

﴿ عَنْ زَیْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰی أَهْلِ قُبَاءٍ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ الضُّحٰی فَقَالَ: صَلَاةُ الْأَوَّابِیْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ مِنَ الضُّحٰی ﴾ (مسند احمد: ۲۲۵۸)

"سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قباء والے لوگوں کے پاس آئے اور وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اوابین کی

نماز اس وقت ہوتی ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں چاشت کے وقت گرمی سے جلنے لگیں۔“

تحیّۃ الوضوء

﴿عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ﴾ (مسلم: ٥٧٦)

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بندہ اچھی طرح وضو کرے، پھر اللہ کے حضور میں کھڑا ہو کر پوری قلبی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے، تو جنت اس کیلئے ضرور واجب ہو جائے گی۔“

﴿عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ فَيُصَلِّيْ صَلَاةً اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا﴾ (مسلم: ٥٦٢)

”حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ بے شک میں نے سنا نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلی نماز تک کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔“

تحیّۃ المسجد

﴿عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ﴾ (بخاری ومسلم:۱۶۸۷)

"حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو بیٹھے نہیں، یہاں تک کہ دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔"

نمازِ استخارہ

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ: اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ، وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ، وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ، اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ، اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ - فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ قَالَ: وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ﴾ (بخاری:۱۱۶۶)

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں معاملات میں استخارہ کرنا اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: تم میں کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعات نفل پڑھ کر یہ دعا (دعائے استخارہ) پڑھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّىٓ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ، وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ، وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّىْ فِىْ دِيْنِىْ وَ مَعَاشِىْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِىْ، اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِى وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِىْ وَيَسِّرْهُ لِىْ ثُمَّ بَارِكْ لِىْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّىْ فِىْ دِيْنِىْ وَمَعَاشِىْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِى، اَوْ قَالَ فِىْ عَاجِلِ اَمْرِى وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّىْ وَاصْرِفْنِىْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِىَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِىْ بِهٖ ﴾

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کے علم سے خیر طلب کرتا ہوں۔ اور آپ کی قدرت سے قدرت طلب کرتا ہوں اور آپ کے فضل عظیم میں سے کچھ کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ آپ ہی قدرت والے ہیں جبکہ میں قدرت والا نہیں۔ اور آپ علم والے ہیں جبکہ میں علم والا نہیں۔ اور آپ تو تمام غیبوں کو خوب جاننے والے ہیں۔ اے اللہ! اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ کام میرے دین اور میری دنیوی زندگی اور میری اُخروی زندگی کیلئے خیر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر کر دیجئے۔ اور وہ مجھے میسر کر دیجئے، پھر اس میں میرے لئے برکت ڈال دیجئے۔ اور اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ کام میرے دین اور

میری دنیوی زندگی اور میری اُخروی زندگی کیلئے شر ہے تو اس کو مجھ سے دور کر دیجئے۔ اور مجھے اس سے دور کر دیجئے۔ اور خیر جہاں بھی ہو اس کو میرے لئے مقدر کر دیجئے۔ پھر مجھے اس پر راضی کر دیجیے۔

صلاۃ التسبیح

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: یَا عَبَّاسُ! یَا عَمَّاہُ! اَلَا أُعْطِیْکَ أَلَا أَمْنَحُکَ اَلَا اَحْبُوْکَ اَلَا اَفْعَلُ بِکَ عَشْرَ خِصَالٍ؟ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ ذَنْبَکَ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ قَدِیْمَہٗ وَحَدِیْثَہٗ خَطَأَہٗ وَعَمَدَہٗ صَغِیْرَہٗ وَکَبِیْرَہٗ سِرَّہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ عَشْرَ خِصَالٍ اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ تَقْرَاُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَۃِ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَۃٍ وَاَنْتَ قَآئِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ خَمْسَ عَشْرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ تَرْکَعُ فَتَقُوْلُہَا وَاَنْتَ رَاکِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ مِنَ الرُّکُوْعِ فَتَقُوْلُہَا عَشْرًا ثُمَّ تَھْوِیْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُہَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَکَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُہَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُہَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ فَتَقُوْلُہَا عَشْرًا فَذٰلِکَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ تَفْعَلُ ذٰلِکَ فِیْ اَرْبَعِ رَکَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّیَہَا فِیْ کُلِّ یَوْمٍ

مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَّرَّةً فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَّرَّةً فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَّرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً ﴾(ابو داؤد:۱۲۹۹)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: اے عباس! اے میرے چچا! کیا میں تمہیں ایک عطیہ کروں، ایک بخشش کروں، ایک چیز بتاؤں، تمہیں دس چیزوں کا مالک بناؤں؟ جب تو ان کو کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے اگلے پچھلے، نئے اور پرانے، غلطی سے کیے ہوئے اور جان بوجھ کر کیے ہوئے، ظاہر و پوشیدہ، صغیرہ اور کبیرہ سب ہی گناہ معاف فرما دے گا۔ وہ کام یہ ہے کہ چار رکعت نفل (صلاۃ التسبیح کی نیت باندھ کر) پڑھو اور ہر رکعت میں قرأت کے بعد اور رکوع میں جانے سے پہلے پندرہ بار یہ پڑھو: ''سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ'' اور رکوع میں دس بار اور رکوع سے سر اٹھا کر دس بار، پھر سجدہ میں دس بار اور سجدہ سے اٹھ کر دس بار، پھر دوسرے سجدہ میں دس بار اور جب دوسرے سجدے سے اٹھو تو (دوسری رکعت میں) کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھو۔ ان سب کی میزان پچھتر ہوئی۔ اسی طرح ہر رکعت میں پچھتر دفعہ ہوگا۔ اگر ممکن ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھ لیا کرو۔ یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ تو پڑھ ہی لو۔''

سجدۂ تلاوت

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْکِیْ یَقُوْلُ یَا وَیْلَهٗ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَیْتُ فَلِیَ النَّارُ﴾ (مسلم:۲۵۴)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم جب سجدہ کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے: افسوس! اس کو سجدہ کا حکم ملا تو اس نے سجدہ کر لیا، اس کیلئے جنت ہے۔ اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے نافرمانی کی، میرے لئے جہنم ہے۔“

نوٹ: قرآن پاک میں کل ۱۴ سجدۂ تلاوت ہیں، جن کی تلاوت کرنے یا سننے پر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

نمازِ استسقاء

﴿عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اسْتَسْقٰی فَاَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّیْهِ اِلَی السَّمَآءِ﴾ (مسلم:۲۱۱۲)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارش کی دعا کی اور اپنے ہاتھوں کی پشت کو آسمان کی طرف کیا۔“

﴿عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَجُرُّ

رِدَاءَهُ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ﴾ (بخاری:۱۰۴۰)

"حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس (بیٹھے) تھے کہ سورج کو گرہن ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی چادر کھینچتے ہوئے اٹھ کر چلے، یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے۔ ہم بھی مسجد میں داخل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں (بڑی طویل) دو رکعتیں پڑھائیں۔ یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کسی کی موت کی وجہ سے نہیں گہناتے اور جب تم سورج کو گہناتا ہوا دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو، یہاں تک کہ تمہیں پیش آنے والی (سورج گرہن کی) کیفیت دور ہو جائے۔"

بیمار کی عیادت اور مسائل میت

﴿اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ﴾ (بخاری و مسلم:۱۲۴۰/۵۶۶۷)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: (۱) سلام کا جواب دے۔ (۲) جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔ (۳) جب مر جائے تو اس کا جنازہ پڑھے۔ (۴) جب دعوت

دے تو اسے قبول کرے۔ (۵) اگر وہ چھینک پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے، تو جواب میں یَرْحَمُكَ اللہُ کہے۔"

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِیضًا لَّمْ یَحْضُرْ اَجَلُہٗ فَقَالَ عِنْدَہٗ سَبْعَ مِرَارٍ: اَسْأَلُ اللہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ، اِلَّا عَافَاہُ اللہُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ﴾ (ابو داؤد:۳۱۰۸)

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان مریض بھائی کی تیمارداری کیلئے جاتا ہے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے تو وہ شفایاب ہو جاتا ہے، الا یہ کہ اس کی موت کا وقت ہی آچکا ہو: اَسْأَلُ اللہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ۔ "میں بزرگ و برتر اللہ، عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفا سے نوازے۔"

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰی اَعْرَابِیٍّ یَّعُوْدُہٗ فَقَالَ لَہٗ: لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہُ﴾ (بخاری:۵۶۵۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور اس سے یہ کلمات کہے: لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہُ۔ "ڈر نہیں (غم نہ کر) اگر اللہ نے چاہا تو (یہی بیماری تجھے گناہوں سے) پاک کرنے والی ہے۔"

﴿عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ

لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ قَوْلَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ﴾ (صحیح مسلم:۹۱۶)

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قریب المرگ آدمی کو لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو۔"

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ﴾ (بخاری:۷۲۳۵)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ہرگز موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر تو وہ نیک ہوا تو ہوسکتا ہے کہ وہ نیکی میں اور بڑھ جائے اور اگر وہ بد ہوا تو ہوسکتا ہے کہ وہ بدی سے توبہ کرلے۔"

﴿قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيبُهُ أَذًى مَّرَضٌ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا﴾ (بخاری:۵۶۶۰)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی بھی مسلمان کو جب کوئی تکلیف بیماری کی وجہ سے پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہوں کو ایسے مٹاتا ہے جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں۔"

﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رضی اللہ عنہ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ، أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ﴾ (بخاری:۶۴۱۶)۔

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا: دنیا میں اس طرح رہ گویا کہ تو اجنبی یا راہ چلتا مسافر ہے۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کر، جب صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کر، تندرستی کو بیماری اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جان۔"

﴿عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِىْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِىْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِى الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِىْ عَقِبِهٖ فِى الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِىْ قَبْرِهٖ، وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ﴾ (مسلم:۲۱۶۹)

"حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی موت کے وقت تشریف لائے تو اس وقت ان کی آنکھ کھلی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے بند کر دیا اور پھر فرمایا کہ جب روح بدن سے نکل جاتی ہے تو آنکھ اس کا پیچھا کرتی ہے۔ اتنے میں گھر کے لوگ آہ و بکا کرنے لگے، چیخنے لگے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اپنے لئے اچھی اور بہتر دعا کرنا، کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا فرمائی کہ (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِىْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِى الْمَهْدِيِّيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِىْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ وَاخْلُفْهُ فِىْ عَقِبِهٖ)۔

"ترجمہ: الٰہی! ابوسلمہ کی مغفرت فرما دے، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما دے اور اس کی قبر کشادہ اور روشن فرما دے اور اس کے پیچھے رہنے والوں میں نائب و قائم مقام ہو جا۔

غسل، کفن ودفن

﴿عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ، فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ﴾ (مسلم: ۹۳۹)

”حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے تین یا پانچ مرتبہ، یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو۔ اگر تم ضرورت محسوس کرو، غسل پانی اور بیری کے پتوں سے دو۔ آخر میں کافور (یا فرمایا:) کچھ کافور ڈالو۔ جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع بھجوادی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا تہبند اُتار کر ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا: اسے جسم کے ساتھ لگا دو۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ﴾ (مسلم: ۲۲۲۲)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یمن کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا، جو سحول کے بنے ہوئے اور روئی کے تھے۔ ان کپڑوں میں کرتہ اور عمامہ نہ تھا۔“

﴿عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ﴾ (نسائی:۱۸۹۶، سنن نسائی:۹۹۴)

”حضرت ابومہلب سمرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سفید لباس زیب تن کیا کرو، یہ تمہارے ملبوسات میں بہترین لباس ہے اور اپنے مرنے والوں کو بھی اس میں کفن دیا کرو۔

نمازِ جنازہ کی فضیلت اور مسائل

﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحشر:۱۰)

”اور ان کے لیے بھی جو مہاجرین کے بعد آئے (اور) دعا مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمانداروں کی طرف سے کینہ قائم نہ ہونے پائے۔ اے ہمارے رب! بیشک تو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔“

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ، قِيْلَ: وَمَا الْقِيْرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ﴾ (بخاری ومسلم:۱۳۲۵)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ جو شخص جنازے میں حاضر ہوا، یہاں تک کہ اس پر نماز بھی پڑھی، تو اس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص جنازہ میں حاضر رہا، حتیٰ کہ اس کو دفن بھی کر دیا گیا، تو اس کیلئے (ثواب میں) دو قیراط ہیں۔ دریافت کیا گیا: دو قیراط کتنے ہیں (یا کیا ہیں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کے مانند۔"

﴿ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ رَّجُلٍ مُّسْلِمٍ يَّمُوتُ فَيَقُومُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُونَ رَجُلًا لَّا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيْهِ ﴾ (مسلم:۲۲۴۲)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان شخص ایسا نہیں جو مرتا ہے، پھر اس کے جنازہ پر ایسے چالیس آدمی جمع ہو جائیں (نماز پڑھ لیں) جو اللہ رب العزت کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کی سفارش اس جنازہ کے حق میں قبول کرتا ہے۔"

﴿ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ ﴾ (ابوداؤد:۳۲۰۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم کسی میت پر نماز (جنازہ) پڑھو تو اس کیلئے خلوص کے ساتھ دعا کرو۔

﴿ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ يَّكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِّقَابِكُمْ ﴾ (بخاری و مسلم:۱۳۱۵/۲۲۲۹)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنازہ کو جلد لے کر جاؤ، سو اگر وہ نیک اور صالح ہے تو وہ بھلائی ہے، پہنچاؤ اس کو اس کی طرف اور اگر وہ جنازہ اس کے علاوہ ہے، تو وہ برائی ہے، اس کو تم اپنی گردنوں سے اتار دو۔"

﴿عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ﴾

(بخاری و مسلم: ۱۳۰۷/۲۲۶۱)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی جنازے کو آتا دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ، یہاں تک کہ وہ جنازہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائے یا نیچے رکھ دیا جائے۔

خودکشی

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ﴾ (بخاری: ۱۳۶۵)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو گلا گھونٹ کر مارتا ہے وہ جہنم میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا۔ اور جو شخص نیزہ چبھو کر اپنی جان دیتا ہے، وہ جہنم میں اپنے آپ کو نیزہ مارتا رہے گا۔"

﴿عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللهُ: بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ﴾ (بخاری: ۱۳۶۴)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی کے جسم پر زخم تھے، (تو اس سے وہ برداشت نہ ہوئے) اس نے اپنے آپ کو خود قتل کر لیا (یعنی خود کشی کر لی)۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے اپنی جان مجھ سے پہلے خود لے لی، اس لیے میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔"

دعائے مغفرت

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ، اَوْ عِلْمٍ یُّنْتَفَعُ بِهٖ، اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَّدْعُوْ لَهٗ﴾ (مسلم: ۴۳۱۰)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان مر جائے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے، مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں: ایک صدقہ جاریہ، یا وہ علم جس کے ذریعے سے نفع حاصل کیا جا سکے، یا اس کا نیک لڑکا جو اس کیلئے دعا کرتا رہے۔"

سوگ کے مسائل

﴿عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ أَبِی سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰی أُمِّ حَبِیبَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ یَقُولُ: لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰی زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا﴾

(مسلم: ۴۳۱۰) (بخاری: ۵۳۴۵)

"حضرت زینب بنت ابی سلمہ نے فرمایا کہ میں ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے

پاس گئی تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کیلئے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرے، سوائے شوہر کے کہ جس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔"

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: یَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰی: مَا لِعَبْدِی الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةُ﴾ (بخاری: ۶۴۲۴)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے (اس) مومن بندے کیلئے میرے نزدیک جنت کے سوائے کوئی بدلہ نہیں کہ جس کے پیارے کو میں اہل دنیا سے قبض کر لیتا ہوں پھر وہ (اس کی موت پر) صبر کرتا ہے۔"

﴿فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ، فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ: یَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا هٰذَا؟ قَالَ: هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللهُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا یَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ﴾ (بخاری و مسلم: ۱۲۸۴)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نواسہ فوت ہوا) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر ہی رحمت کرتا ہے۔"

﴿عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَا یَتْرُكُوْنَهُنَّ: الْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ

وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ﴾ (مسلم:۲۲۰۳)

"حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاہلیت کے چار کام ایسے ہیں جنہیں میری امت کے لوگ بھی کریں گے: (۱) حسب میں فخر کرنا۔ (۲) (کسی کے) نسب میں طعن کرنا۔ (۳) ستاروں کے ذریعے پانی طلب کرنا۔ (۴) نوحہ کرنا۔ اگر نوحہ کرنے والی عورت مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس پر گندھک اور خارش کا کرتہ ہوگا۔"

تعزیت کا مسنون طریقہ

﴿اِنَّ لِلّٰهِ مَآ اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى﴾

(بخاری:۱۲۸۴)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعزیت کرتے وقت یہ الفاظ ارشاد فرمائے: (اِنَّ لِلّٰهِ مَآ اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى.) یقیناً اللہ کا (مال) ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دے رکھا ہے۔ اس کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔"

﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّهٗ قَدْ اَتَاهُمْ اَمْرٌ شَغَلَهُمْ﴾

(ابو داؤد، ترمذی:۹۹۸/۳۱۳۴)

"حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (کہ جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر موصول ہوئی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

جعفر کے گھر والوں کیلیئے کھانا تیار کرو، ان کو ایسی تکلیف دہ اطلاع ملی ہے جو ان کو کھانا پکانے سے مشغول رکھے گی۔

قبر

﴿إِنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ: الْحَدُوا لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ﴾ (مسلم:۲۲۸۴)

"حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں وصیت کی کہ میرے لئے بغلی لحد والی قبر بنانا اور مجھ پر کچی اینٹیں چننا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا گیا۔"

﴿عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ، يَقُولُ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ، أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا: حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ، وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ﴾ (مسلم:۱۹۶۶)

"حضرت عقبہ بن عامر الجھنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع فرمایا: (۱) طلوع آفتاب کے وقت، حتیٰ کے بلند ہو جائے۔ (۲) جب سورج دوپہر کے وقت عین سر پر ہو، حتیٰ کے ڈھل جائے۔ (۳) غروب آفتاب کے وقت، حتیٰ کے غروب ہو جائے۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ

﴿عَنْ جَابِرٍ، رضی اللہ عنہ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی عَلٰی اَصْحَمَةَ النَّجَاشِیِّ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا﴾ (بخاری و مسلم: ۱۳۳۴/۲۲۵۰)

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحمہ نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔"

﴿عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ: كَيْفَ تُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَا لَعَمْرُ اللهِ أُخْبِرُكَ أَتَّبِعُهَا مِنْ أَهْلِهَا فَإِذَا وُضِعَتْ كَبَّرْتُ وَحَمِدْتُ اللهَ وَصَلَّيْتُ عَلٰى نَبِيِّهٖ ثُمَّ أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهٖ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهٖ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ﴾ (مؤطا امام مالك: ۵۳۹)

"حضرت ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نماز جنازہ کس طرح پڑھتے ہیں؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں تمہیں ضرور بتاؤں گا۔ میں جنازہ کے ساتھ اس کے گھر سے چلتا ہوں اور جب جنازہ رکھا جاتا ہے تو میں (پہلی) تکبیر کہتا ہوں اور اللہ کی حمد و ثناء کرتا ہوں اور (دوسری تکبیر کہہ کر) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود

پڑھتا ہوں۔ پھر (تیسری تکبیر کہہ کر) یہ دعا مانگتا ہوں:

﴿عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ، فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، قَالَ: لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ﴾ (صحیح البخاری:۱۳۳۵)

"طلحہ بن عبداللہ بن عوف نے بتلایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو آپ نے سورۃ فاتحہ (ذرا پکار کر) پڑھی۔ پھر فرمایا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہی طریقہ نبوی ہے۔

نمازِ جنازہ کی دعائیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ (ابن ماجه: ۱۴۹۸)

ترجمہ: اے اللہ! معاف فرما ہمارے زندہ اور فوت شدہ کو، ہمارے حاضر اور غائب کو، ہمارے چھوٹے اور بڑے کو ہمارے مرد اور عورتوں کو اے اللہ! ہم میں سے جسے تُو زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے تُو فوت کرے۔ ہم میں سے، اسے ایمان پر فوت کرا اے اللہ! ہمیں اس (میّت) کے اجر سے محروم نہ کرنا اور نہ اس کے بعد گمراہ کرنا۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ

الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ. (صحیح المسلم: ۲۲۳۲)

ترجمہ: اے اللہ! اسے بخش دے اس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے، اسے معاف فرما اور اس کی باعزت ضیافت فرما اور اس کے داخل ہونے کی جگہ (قبر) کو وسیع فرما اور اس (کے گناہوں) کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا اور اسے اس گھر کے بدلے میں بہتر گھر، اس کے گھر والوں کے بدلے میں بہتر گھر والے اور اس کی بیوی کے بدلے میں بہتر بیوی عطا فرما اور اس کو جنت میں داخل فرما اور قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اپنی پناہ عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَ اَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ. (مستدرك للحاكم ۱۳۲۸)

ترجمہ: اے اللہ! تیرا یہ بندہ اور تیری کنیز کا بیٹا، تیری رحمت کا محتاج ہو گیا ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر یہ گناہ گار تھا تو اس سے درگزر فرما۔

بچے کی نماز جنازہ کی دعائیں

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا﴾ (مسلم ۹۶۳)

اے اللہ! اسے ہمارے لیے میر منزل، پیش رہ اور (باعث) اجر بنا دے

﴿اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ﴾ (موطا امام مالك:۱/۲۸۸)

ترجمہ: اے اللہ! اسے عذاب قبر سے بچا۔

میت کو دفن کرنے کے بعد کی دعا

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ﴾ (ابو داؤد ۳۲۲۱)

ترجمہ: اے اللہ! اسے معاف فرما، اے اللہ! اسے ثابت قدم رکھ

غائبانہ نمازِ جنازہ

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ، قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ؟ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ أَوْ قَالَ قَبْرِهَا، فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا﴾ (صحیح بخاری:۴۵۸)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑو دیتی تھی، تو وہ فوت ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بارے میں پوچھا۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ وہ تو فوت ہوگئی (یا فوت ہوگیا)۔ فرمایا: تم نے مجھے اس کی خبر کیوں نہ دی؟ مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لائے اور قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔''

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا﴾ (صحیح بخاری:۱۲۴۵)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجاشی کی وفات کی خبر اسی دن دی جس دن اس کی وفات ہوئی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے کی جگہ گئے۔ اور لوگوں کے ساتھ صف باندھ کر (جنازہ کی نماز میں) چار تکبیریں کہیں۔

نمازِ عیدین

﴿عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ﴾ (بخاری:۹۵۳)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید الفطر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عید کی نماز کیلئے) نہیں نکلتے تھے یہاں تک کہ چند چھوہارے نہ کھا لیتے۔“

﴿عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَكَانَ لَا يَأْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ شَيْئًا حَتّٰى يَرْجِعَ فَيَأْكُلَ مِنْ أُضْحِيَتِهٖ﴾ (دار قطنی:۱۷۱۵)

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عید الفطر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عید کی نماز کیلئے) نہیں نکلتے تھے یہاں تک کہ چند چھوہارے نہ کھا لیتے۔ قربانی کے دن (یعنی عید الاضحیٰ کے دن) کچھ نہ کھاتے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عید کی نماز سے فارغ ہوکر) واپس لوٹتے، پھر اپنی قربانی کے گوشت سے ابتداء کرتے۔

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا غَدَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ

يَجْهَرُ بِالتَّكْبِيرِ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمُصَلّٰى، ثُمَّ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَأْتِيَ الإِمَامُ﴾

(دار قطنی:۱۷۱۶)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن وہ عید گاہ کی طرف جاتے تو بلند آواز سے تکبیر کہتے ہوئے جاتے، پھر وہاں پہنچ کر بھی امام کے آنے تک تکبیر کہتے رہتے۔

﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ﴾ (بخاری:۹۸۶)

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب عید کا دن ہوتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عید گاہ سے واپسی میں) دوسرا راستہ اختیار فرماتے۔"

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ﴾

(مسلم:۲۰۸۸)

"حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز ایک دو نہیں، کئی مرتبہ پڑھی اور ہمیشہ بغیر اذان اور بغیر اقامت کے پڑھی۔"

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ﴾

(بخاری و مسلم:۲۰۸۱/۹۶۲)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوا تو یہ سب حضرات خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھتے تھے۔“

﴿اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ سَأَلَ اَبَا وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ: مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾

(مسلم: ۲۰۹۶)

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز میں کیا تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں نمازوں میں (پہلی رکعت میں) سورۃ قٓ اور (دوسری رکعت میں) سورۃ قمر پڑھتے تھے۔“

﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ التَّكْبِيْرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْاُوْلٰى وَخَمْسٌ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا﴾ (سنن ابی داؤد: ۱۱۵۳)

”حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیرات کہی جائیں۔

﴿حَدَّثَنِي أَبُو عَائِشَةَ وَكَانَ جَلِيْسًا لِأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ دَعَا أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ ابْنَ الْيَمَانِ رضی الله عنهما فَقَالَ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى؟ فَقَالَ أَبُو مُوسَى: كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ، تَكْبِيرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ وَصَدَّقَهُ حُذَيْفَةُ. فَقَالَ أَبُو عَائِشَةَ فَمَا نَسِيتُ بَعْدُ قَوْلَهُ تَكْبِيرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ وَأَبُو عَائِشَةَ حَاضِرٌ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ﴾ (مسند احمد: ۲۸۵۵)

"سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہم نشین ابو عائشہ کہتے ہیں: سیّدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا: رسول اللہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں میں تکبیرات کیسے کہتے تھے؟ سیّدنا ابوموسیٰ ؓ نے کہا: (ہر رکعت میں) چار تکبیرات کہتے تھے، جیسے جنازے کی تکبیریں ہوتی ہیں۔ سیّدنا حذیفہ ؓ نے ان کی تصدیق کی۔ ابو عائشہ کہتے ہیں: میں اس کے بعد ان کی بات جیسے جنازے کی تکبیریں ہوتی ہیں کو نہیں بھول پایا۔ مکحول کہتے ہیں: ابو عائشہ سیّدنا سعید بن عاص ؓ کی مجلس میں حاضر تھے۔

روزہ

روزے کی فرضیت واہمیت

﴿يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ

وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ○ شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡٓ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰى وَالۡفُرۡقَانِ‌ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَـصُمۡهُ‌ ؕ وَمَنۡ كَانَ مَرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ‌ؕ يُرِيۡدُ اللّٰهُ بِكُمُ الۡيُسۡرَ وَلَا يُرِيۡدُ بِكُمُ الۡعُسۡرَ وَلِتُكۡمِلُوا الۡعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰٮكُمۡ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ○﴾(البقرۃ: ۱۸۵،۱۸۴،۱۸۳)

’’اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔ گنتی کے چند دن روزے رکھنے ہیں، پھر بھی اگر تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کر لے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں وہ ایک مسکین کو کھانا کھلا کر (روزے کا) فدیہ ادا کر دیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے، اور اگر تم کو سمجھ ہو تو روزے رکھنے میں تمہارے لیے زیادہ بہتری ہے۔ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے سراپا ہدایت، اور ایسی روشن نشانیوں کا حامل ہے جو صحیح راستہ دکھاتی اور حق و باطل کے درمیان دوٹوک فیصلہ کر دیتی ہیں، لہٰذا تم میں سے جو شخص بھی یہ مہینہ پائے وہ اس میں ضرور روزہ رکھے، اور اگر کوئی شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کر لے، اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنا چاہتا ہے اور تمہارے لئے مشکل پیدا کرنا نہیں چاہتا، تاکہ (تم روزوں کی) گنتی پوری کرلو، اور اللہ نے تمہیں جو راہ دکھائی اس پر اللہ کی تکبیر کہو اور تاکہ تم شکر گزار بنو۔‘‘

﴿عَنِ ابۡنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ﴾ (بخاری، مسلم: ۱۲۰/۸)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اللہ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا۔"

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ﴾

(بخاری: ۱۸۹۹)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان (کا مہینہ) شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں) اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیر ڈال دی جاتی ہے۔

﴿عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ فِيْهَا بَابٌ يُّسَمَّى الرَّيَّانَ، لَا يَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّآئِمُوْنَ﴾ (بخاری و مسلم: ۳۲۵۷)

"حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازے کو ریّان کہا جاتا ہے۔ اس دروازے سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنْ عَذَابِ اللهِ كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْقِتَالِ﴾ (مسند احمد:۱۶۹۳۹)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ جہنم سے ڈھال ہے، جس طرح کہ تم میں سے کسی کی لڑائی سے بچانے والی ڈھال ہوتی ہے۔"

﴿عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِیْ سَبِيْلِ اللهِ بَعَّدَ اللهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا﴾ (بخاری ومسلم:۲۸۴۰/ ۵۷۴)

"حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ اس کا چہرہ اس کے عوض جہنم سے ستر سال دور کر دے گا۔

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَّا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَآئِرَ﴾ (مسلم:۵۷۴)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک، اگر بڑے گناہوں سے اجتناب کیا جائے تو (یہ تینوں) درمیانی عرصہ کے گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں۔

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ﴾

(بخاری ومسلم:۳۷/ ۱۸۱۵)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایمان کے ساتھ اور طلبِ ثواب کیلئے رمضان کے روزے رکھتا ہے، اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

﴿عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ، فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ﴾ (مسلم:۱۱۵۱)

”حضرت ابوصالح زیات فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بنی آدم کا ہر عمل اسی کے لیے ہے، مگر روزہ، اس لیے کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ اور روزہ ڈھال ہے۔ اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ نہ تو فحش باتیں کرے اور نہ بیہودگی سے چلّائے اور اگر اس کو کوئی برا کہے یا اس سے کوئی لڑنے کا ارادہ کرے تو وہ اس سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بُو خدا کے نزدیک قیامت کے دن مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہوگی۔“

روزے کی شرائط

﴿وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾

(البقرۃ: ۱۸۴)

''پھر جو کوئی تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کر لے۔''

☆ مسلمان عورت کیلئے بھی شرط ہے کہ وہ حیض و نفاس سے پاک ہو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

﴿إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ﴾ (بخاری: ۳۰۴)

''جب وہ حیض سے ہوتی ہے، نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے۔''

سحر و افطار کے احکام

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً﴾ (بخاری و مسلم: ۱۹۲۳/۲۶۰۳)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو۔ اس لئے کہ اس میں بڑی برکت ہے۔''

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ﴾ (صحیح ابن حبان: ۳۴۶۷)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے سحری تناول کرنے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔''

﴿عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ، وَأَخَّرُوا السُّحُورَ﴾ (مسند احمد: ۲۱۳۵۰)

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میری امت اس وقت تک بھلائی میں رہے گی جب تک وہ افطار جلدی اور سحری مؤخر کرے گی۔"

﴿عَنْ سَهْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ﴾ (صحیح بخاری:۱۹۵۷)

"سیدنا سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میری امت کے لوگوں میں اس وقت تک خیر باقی رہے گی، جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

روزے کے مختلف مسائل

﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ﴾ (البقرۃ:۱۸۷)

"تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے کہ روزوں کی رات میں تم اپنی بیویوں سے بے تکلف صحبت کرو۔"

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِكْتَحَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ﴾ (سنن ابن ماجہ:۱۶۷۸)

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ کی حالت میں سرمہ لگایا۔"

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ﴾ (بخاری:۱۹۳۳)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب کوئی بھول جائے اور کھالے یا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے۔ یہ تو اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔"

﴿ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهٗ، فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ ﴾ (بخاری:۱۹۱۴)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے۔ سوائے اس کے کہ کسی آدمی کو کوئی روزہ رکھنے کی عادت ہو تو وہ روزہ رکھ لے۔

﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ ﴾ (بخاری و مسلم:۱۹۰۶)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب (عید کیلئے) چاند دیکھ لو تو افطار کر دو۔ اگر مطلع اَبر آلود ہو تو اس کیلئے اندازہ لگالو۔"

﴿ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَضَعَ شَطْرَ الصَّلَاةِ، اَوْ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ، وَعَنِ الْمُرْضِعِ، اَوِ الْحُبْلٰى ﴾ (ابو داؤد:۲۴۰۸)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ رکھنے اور آدھی نماز کو معاف فرما دیا ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی سے بھی روزے کی ادائیگی کو معاف فرما دیا۔

﴿اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُسْأَلُ: هَلْ يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ اَوْ يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ؟ فَيَقُوْلُ: لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ﴾ (موطا امام مالك:۴۳)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا جاتا تھا کہ کیا ایک شخص دوسرے کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے یا ایک شخص دوسرے کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے؟ وہ فرماتے کہ کوئی دوسرے کی طرف سے روزہ نہیں رکھ سکتا اور کوئی دوسرے کی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔"

مکروہ روزے

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ﴾ (بخاری و ابو داؤد:۱۹۰۳/۲۳۶۲)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے پینے کو چھڑانے کی ضرورت نہیں۔"

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ﴾ (بخاری و مسلم:۱۹۶۶/۵۸)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (دو مرتبہ) فرمایا: اپنے آپ کو وصال (یعنی بلا افطار روزے رکھنے) سے بچاؤ۔"

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ

الْاَبَدَ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ﴾ (مسلم:۱۸۶)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے کوئی روزہ نہ رکھا۔ جس نے ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے کوئی روزہ نہ رکھا۔ جس نے ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے کوئی روزہ نہ رکھا۔"

نفلی روزے

﴿عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ، کَانَ کَصِیَامِ الدَّھْرِ﴾ (مسلم:۲۰۴)

"حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جوکوئی رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھے روزے شوال کے رکھے یہ عمل سارے سال (روزے رکھنے) کی مانند ہوگا۔

﴿عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ یَصُوْمُ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، اِلَّا بَاعَدَ اللّٰہُ، بِذٰلِكَ الْیَوْمِ وَجْھَہٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا﴾ (بخاری و مسلم:۱۶۷/۲۸۴۰))

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جو اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے، مگر اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر سال کیلئے جہنم کی آگ سے دور کر دیتے ہیں۔"

﴿فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ﴾ (مسلم:۱۹۷)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نو ذوالحجہ کا روزہ، گزشتہ اور آنے والے سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ راوی فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دس محرم کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (دس محرم کا روزہ) گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔"

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ﴾ (بخاری:۲۰۰۶)

" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی ایسے روزے کی جستجو کرتے نہیں دیکھا جو دوسرے روزوں پر فضیلت رکھتا ہو، سوائے یوم عاشوراء کے روزے کے اور ماہِ رمضان کے روزوں کے۔

﴿عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: " كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ: لَا يَصُومُ، وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ﴾

(بخاری و مسلم:۱۹۷۰/۱۷۶)

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لگا تار روزہ

رکھتے تھے، یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افطار نہیں کریں گے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کبھی) لگا تار افطار بھی کرتے تھے، یہاں تک کہ ہم کہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور رمضان المبارک کے علاوہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی پورا مہینہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور شعبان کے ایام سے زیادہ کسی اور مہینہ میں روزے رکھتے بھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا۔

﴿ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ صِیَامِ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْاَضْحٰی، وَیَوْمِ الْفِطْرِ ﴾ (مسلم:۱۳۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو دنوں کے روزوں سے منع کیا ہے: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا دن۔

﴿ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ، فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَآئِمٌ ﴾ (ترمذی:۷۴۷)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں، تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرے عمل اس حالت میں پیش کیے جائیں کہ میں (خود) روزہ سے ہوں۔

﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْیَتَزَوَّجْ، فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْهِ بِالصَّوْمِ، فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَآءٌ ﴾

(بخاری:۱۹۰۵)

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ نکاح کر لے، یہ نگاہ کو بہت نیچا کرتا ہے اور شرم گاہ کو بہت بچاتا ہے۔ اور جو طاقت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھے، یہ اس کیلئے (شہوت کی تیزی) ختم کرنے والا ہے۔

رات کا قیام

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ﴾ (بخاری و مسلم: ۳۷/۱۷۳)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایمان کے ساتھ اور طلبِ ثواب کیلئے رمضان کا قیام کرتا ہے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

﴿عَنْ بِلَالٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَإِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللّٰهِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الإِثْمِ، وَتَكْفِيرٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ﴾ (سنن الترمذی: ۳۵۴۹)

"حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے اوپر رات کا قیام لازم کرلو، اس لیے کہ یہ تم سے پہلے نیک بندوں کا طریقہ ہے۔ اور قیام اللیل اللہ کے قریب ہونے کا ذریعہ ہے اور یہ (تمہارے) گناہوں کو مٹانے والا ہے اور (تمہاری) خطاؤں کا کفارہ ہے اور (تمہاری) جسمانی بیماریوں کو دور کرنے والا ہے۔"

﴿ عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ لَهٗ: غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا ﴾

(بخاری و مسلم: ۴۸۳۶/۷۹)

”حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کو قیام فرمایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں ورم آلود ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا: آپ کے تو تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے، (پھر آپ ایسا کیوں فرماتے ہیں؟) فرمایا: کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔“

﴿ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهٗ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهٖ ﴾ (صحیح مسلم: ۸۰۴)

”حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم پڑھا کرو، اس لئے کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کیلئے شفیع بن کر آئے گا۔

﴿ عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ ﴾ (بخاری: ۵۰۲۷)

”حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

﴿ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَهُوَ حَافِظٌ لَّهٗ مَعَ

السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَمَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَأُ، وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيْدٌ فَلَهُ اَجْرَانِ ﴾ (بخاری و مسلم: ۴۹۳۷/۲۴۴)

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی قرآن کریم پڑھتا ہے اور وہ اس کی تلاوت میں ماہر ہے (وہ قیامت کے روز) فرمانبردار معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن کریم پڑھتا ہے اور وہ اس میں اٹکتا ہے، اور اس کا پڑھنا اس پر دشوار ہے، اس کے لئے دوگناہ ثواب ہے۔"

﴿ وَكَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ ﴾ (بخاری: ۳۲۲۰)

"اور جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رمضان کی ہر رات میں ملاقات کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرآن پاک کا دور کرتے تھے۔

﴿ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ، فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ، وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ، وَمِيْمٌ حَرْفٌ ﴾ (جامع ترمذی: ۲۹۱۰)

"حضرت محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے، بلکہ الف علیحدہ حرف ہے اور لام علیحدہ حرف

ہےاور میم علیحدہ حرف ہے۔‘‘

تلاوت قرآن کریم

﴿حٰمٓ ○ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ﴾ (الاحقاف۱،۲)

’’حٰم ۔یہ کتاب اللہ کی طرف سے اتاری گئی ہے، جو غالب حکمت والا ہے۔‘‘

﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ○﴾ (الحجر:۹)

’’ہم نے یہ نصیحت اتار دی ہے اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں۔‘‘

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا ہُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَۃٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۙ وَلَا یَزِیۡدُ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا خَسَارًا ○﴾ (بنی اسرائیل:۸۲)

’’اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمانداروں کے حق میں شفا اور رحمت ہیں اور ظالموں کو اس سے اور زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔‘‘

﴿اَلرَّحۡمٰنُ ○ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ○﴾ (الرحمٰن:۱،۲)

’’رحمٰن ہی نے ،قرآن سکھایا۔‘‘

﴿وَلَقَدۡ جِئۡنٰہُمۡ بِکِتٰبٍ فَصَّلۡنٰہُ عَلٰی عِلۡمٍ ہُدًی وَّرَحۡمَۃً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ○﴾ (الاعراف:۵۲)

’’اور حقیقت یہ ہے کہ ہم ان کے پاس ایک ایسی کتاب لے آئے ہیں جس میں ہم نے اپنے س علم کی بنیاد پر ہر چیز کی تفصیل بتا دی ہے اور جو لوگ ایمان لائیں ان کے لیے وہ ہدایت اور رحمت ہے۔‘‘

﴿ہُوَ الَّذِیۡ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبۡدِہٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخۡرِجَکُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰہَ بِکُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ﴾ (الحدید:۹)

''وہی ہے جو اپنے بندے پر کھلی کھلی آیتیں نازل کر رہا ہے، تاکہ تمہیں اندھیروں میں سے نکال کر روشنی میں لائے اور بیشک اللہ تم پر بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔''

فضیلت والی رات

﴿وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝﴾ (القدر: ۲،۳)

''اور آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔''

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ، مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِّنْ رَّمَضَانَ﴾ (بخاری: ۲۰۱۷)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

اعتکاف کے مسائل

﴿وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ: ۱۸۷)

''اور ان (عورتوں) سے مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں معتکف ہو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں۔ سو ان کے قریب نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے لیے

بیان کرتا ہے، تا کہ وہ پرہیز گار ہو جائیں۔"

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ﴾ (بخاری:۲۰۲۶)

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وفات دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔"

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ﴾ (ابوداؤد:۲۴۶۴)

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھتے اور پھر اپنی اعتکاف گاہ میں داخل ہو جاتے۔

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ﴾ (بخاری ومسلم:۲۰۲۴)

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی کمر کس لیتے، رات بھر جاگتے رہتے اور اپنی بیویوں کو بھی جگاتے۔"

﴿أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي

الْمَسْجِدِ، فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا﴾ (بخاری و مسلم: ۲۰۲۹/۷)

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے تو مسجد میں ہوتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنا سر میرے قریب کر دیتے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کنگھی کر دیتی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سوائے انسانی طبعی ضرورت کے گھر میں داخل نہ ہوتے۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا﴾ (بخاری: ۲۰۴۴)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان میں دس دن اعتکاف کرتے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی وفات والے سال بیس دن کا اعتکاف کیا۔"

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ﴾ (بخاری و مسلم: ۲۰۳۲)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا کہ میں نے جاہلیت کے دور میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک (دن) رات کا اعتکاف کروں گا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ہاں! تم اپنی نذر پوری کرو۔"

صدقۂ فطر اور خیرات

﴿قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ○﴾ (البقرہ: ۲۶۳)

''مناسب بات کہہ دینا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ نہایت تحمل والا ہے۔''

﴿وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○﴾ (البقرۃ: ۲۸۰)

''اور صدقہ کرو تو تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو۔''

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○﴾ (آل عمران: ۹۲)

''ہرگز نیکی میں کمال حاصل نہ کرسکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز سے کچھ خرچ کرو اور جو چیز تم خرچ کرو گے بیشک اللہ اسے جاننے والا ہے۔''

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِزَكٰوةِ الفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلَاةِ﴾ (بخاری: ۱۵۰۹)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقۂ فطر کے بارے میں حکم دیا کہ وہ لوگوں کے عیدگاہ کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے۔''

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ، مَنْ اَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَهِيَ زَكٰوةٌ مَّقْبُوْلَةٌ،

وَمَنْ اَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِّنَ الصَّدَقَاتِ ﴾

(ابو داؤد:١٦٠٩)

"حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقۂ فطر واجب قرار دیا روزہ دار کی لغو اور فحش باتوں سے تطہیر کیلئے اور مسکینوں کے کھلانے کیلئے۔ تو جس نے اس کو عید کی نماز سے پہلے ادا کیا تو اس کا صدقہ (کامل طور پر) مقبول ہے۔ اور جس نے اس کو عید کی نماز کے بعد ادا کیا اس کو عام صدقہ کا ثواب ملے گا۔"

﴿ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، يَقُوْلُ: كُلُّ امْرِءٍ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ حَتّٰى يُفْصَلَ بَيْنَ النَّاسِ ﴾

(مسند احمد:۴/۱۴۸،۱۴۹)

"حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر آدمی اپنے صدقہ کے سایہ میں کھڑا ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہوجائے گا۔

﴿ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: جُهْدُ الْمُقِلِّ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ ﴾ (سنن ابو داؤد:١٤٣٩)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کم مال والے کا صدقہ اور صدقہ کی ابتدا ان سے کر جن کی تو کفالت کرتا ہے۔"

زکوٰۃ

زکوٰۃ کی فرضیت

﴿وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۚۙ﴾ (الانبیاء:۷۳)

''اوران سب کوہم نے پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے، اور ہم نے وحی کے ذریعے انہیں نیکیاں کرنے ،نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی تاکید کی تھی،اوروہ ہمارے عبادت گزار تھے۔''

﴿وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ﴾

(البینة:۵)

''اور انہیں اس کے سوا کوئی اور حکم نہیں دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت اس طرح کریں کہ بندگی کو بالکل یکسو ہوکر صرف اسی کے لیے خاص رکھیں، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں،اور یہی سیدھی سچی امت کا دین ہے۔''

﴿وَمَاۤ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَاۤ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ﴾ (الروم:۳۹)

''اور یہ جوتم سود دیتے ہوتا کہ وہ لوگوں کے مال میں شامل ہوکر بڑھ جائے تو وہ اللہ کے نزدیک بڑھتا نہیں ہے۔اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے

ارادے سے دیتے ہو، تو جو لوگ بھی ایسا کرتے ہیں وہ ہیں جو (اپنے مال کو) کئی گنا بڑھا لیتے ہیں۔''

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ﴾

(بخاری و مسلم: ۲۱/۸)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اللہ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا۔''

زکوٰۃ نہ دینے پر وعید

﴿اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ، لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا، اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ، فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ، كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيْدَتْ لَهٗ، فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ، اِمَّآ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِمَّا اِلَى النَّارِ﴾ (مسلم: ۲۴)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سونے یا چاندی کا مالک ہو یعنی نصاب شرعی کا مالک اور وہ اس کے حق زکوٰۃ کو ادا

نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لیے اس سونے چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی جن کو آگ میں تپایا جائے گا اور ان تختیوں سے اس کے پہلوؤں اور پیشانی اور پشت کو داغ دیا جائے گا اور جب وہ ٹھنڈی ہو جائیں گی تو پھر دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور تپایا جائے گا اور پھر داغ دیا جائے گا اور ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا اور یہ دن جس روز ایسا کیا جائے گا اتنا بڑا ہو گا جس کی مقدار دنیا کے پچاس ہزار سالوں کے برابر ہو گی، یہاں تک کہ لوگوں کا حساب وکتاب ختم ہو جائے گا اور جنت میں جانے والوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔"

﴿عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَّجُلٍ تَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ، اَوْ بَقَرٌ، اَوْ غَنَمٌ، لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا، اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اَعْظَمَ مَا تَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا، وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا، كُلَّمَا جَازَتْ اُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ﴾

(بخاری و مسلم:۱۴۶۰/۲۴)

"حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جس شخص کے پاس اونٹ یا گائے یا بکریاں ہوں اور وہ ان کا حق زکوٰۃ ادا نہ کرے تو لائی جائیں گی یہ چیزیں قیامت کے دن بہت بڑی اور فربہ شکل میں اور اس کو اپنے پاؤں سے کچلیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی اور ان کی جماعتیں یکے بعد دیگرے اسی طرح کرتی رہیں گی، یہاں تک کہ لوگوں کے حساب وکتاب کا فیصلہ کیا جائے گا۔"

زکوٰۃ کے مصارف

﴿اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۞﴾

(سورۃالتوبۃ:٦٠)

’’صدقات تو دراصل حق ہے فقیروں کا، مسکینوں کا اور ان اہلکاروں کا جو صدقات کی وصولی پر مقرر ہوتے ہیں۔ اوران کا جن کی دلداری مقصود ہے۔ نیز انہیں غلاموں کو آزاد کرنے میں اور قرض داروں کے قرضے ادا کرنے میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافروں کی مدد میں خرچ کیا جائے۔ یہ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ علم کا بھی مالک ہے، حکمت کا بھی مالک۔‘‘

﴿لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ ۫ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ۚ لَا یَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۞﴾ (البقرۃ:٢٧٣)

’’(مالی امداد کے بطور خاص) مستحق وہ فقرا ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں اس طرح مقید کر رکھا ہے کہ وہ (معاش کی تلاش کے لیے) زمین میں چل پھر نہیں سکتے۔ چونکہ وہ اتنے پاک دامن ہیں کہ کسی سے سوال نہیں کرتے، اس لیے ناواقف آدمی انہیں مال دار سمجھتا ہے، تم ان کے چہرے کی علامتوں سے ان (کی اندرونی حالت) کو پہچان سکتے ہو (مگر) وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔ اور تم جو مال بھی خرچ کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔‘‘

﴿تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ﴾ (بخاری ومسلم: ۱۴۹۶)

''(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) زکوٰۃ مسلمان اغنیاء سے لی جائے اور مسلمان فقراء کو دی جائے۔''

جن کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

﴿قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ، وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ﴾ (مسلم: ۱۶۷)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صدقات یعنی زکوٰۃ وغیرہ آدمیوں کا میل ہے اوران کا کھانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولاد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جائز نہیں ہے۔''

﴿فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ﴾ (ابو داؤد: ۱۵۸۴)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے بڑھیا قسم کے مال لینے سے اجتناب کرو اور مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

﴿عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ﴾ (مسلم: ۹۸۹)

''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا آئے تو تم کو چاہئے کہ وہ تمہارے پاس سے اس حال میں واپس جائے کہ وہ تم سے راضی ہو۔

زکوٰۃ کا نصاب

روپے پیسے اور سونے چاندی میں زکوٰۃ

﴿ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا فَصَاعِدًا نِصْفَ دِيْنَارٍ، وَمِنَ الْأَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا ﴾ (ابن ماجه:۱۷۹۱)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیس دینار اور اس سے زائد سونے پر نصف دینار اور چالیس دینار سونے پر ایک دینار زکوٰۃ وصول فرمایا کرتے تھے۔"

﴿عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ :وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا ﴾

(صحیح بخاری:۱۴۵۴)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چاندی میں زکوٰۃ چالیسواں حصہ واجب ہوگی لیکن اگر کسی کے پاس ایک سو نوے (درہم) سے زیادہ نہیں ہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی مگر خوشی سے کچھ اگر مالک دینا چاہے تو اور بات ہے۔"

(نوٹ: چاندی کا نصاب: درہم:200، تولہ:52.5، گرام:612.36)

نوٹ: اگر روپے پیسے، سونا اور چاندی ملا کر چاندی کے نصاب کے برابر ہو جائے تو زکوۃ ادا کی جائے گی۔

جانوروں میں زکوٰۃ

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ﴾ (مسلم:٦)

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ اسی طرح اونٹوں کی تعداد پانچ سے کم ہو تو ان پر بھی زکوٰۃ نہیں۔ اور پانچ وسق سے کم کھجوروں پر بھی کوئی زکوٰۃ نہیں۔“

﴿عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللهُ بِهَا رَسُولَهُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ إِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلٰى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثٰى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلٰى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثٰى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلٰى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ

طَرُوقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا﴾ (بخاری:۱۴۵۴)

حضرت ثمامہ بن عبداللہ بن انس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب ان کو بحرین (عامل بنا کر) بھیجا تو یہ تحریر لکھ کر دی:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ! یہ فرض صدقہ (زکوٰۃ) ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے، اس لئے جس مسلمان سے اس کے مطابق طلب کیا جائے تو وہ دیدے اور جس سے اس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس اونٹوں اور اس سے کم میں ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری دے اور جب پچیس سے پینتیس تک پہنچ جائے تو اس میں ایک مادہ بنت مخاض دے اور چھتیس سے پینتالیس تک ایک مادہ بنت لبون دے اور جب چھیالیس ہوں تو ساٹھ تک ایک حقہ (چار سال کی اونٹنی) جو جفتی کے قابل ہو دے، اکسٹھ سے پچہتر تک ایک جذعہ دے اور چھہتر سے نوے تک دو بنت لبون، اکیانوے سے ایک سو بیس تک دو حقہ جفتی کے قابل دے اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ دے اور جس شخص کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے، مگر یہ کہ اس کا مالک دینا چاہے (تو لیا جا سکتا ہے) اور جب پانچ اونٹ ہوں تو ایک بکری ہے۔ اور چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ میں چالیس سے ایک سو بیس تک میں ایک بکری واجب ہے اور ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو دو سو تک میں دو بکریاں، دو سو سے تین سو تک میں تین بکریاں اور جب تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو پر ایک بکری دینی ہوگی اور کسی شخص کی چرنے والی بکریاں اگر چالیس سے ایک کم ہوں تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں، مگر یہ کہ اس کا مالک دینا چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس نوے درہم ہوں، تو اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے، مگر یہ کہ اس کا مالک دینا چاہے۔

پھل اور غلہ جات میں زکوٰۃ

﴿وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝﴾ (الانعام: ۱۴۱)

''اور جس دن اسے کاٹو اس کا حق ادا کرو اور بے جا خرچ نہ کرو، بیشک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

﴿عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ﴾ (بخاری:۱۴۸۳)

حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس پیداوار کو بارش نے اور چشموں نے سیراب کیا ہو یا ایسا درخت ہو جو اپنی جڑوں سے گڑھوں میں موجود بارش کے پانی سے سیرابی حاصل کرتا ہے تو اس کاشت (اور پیداوار) میں عشر یعنی دسواں حصہ (بطور زکوٰۃ) واجب ہے۔ اور جس کو رہٹ سے سینچا گیا ہو اس میں نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ بطور زکوٰۃ) واجب ہے۔

معدنیات میں زکوٰۃ

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ﴾ (بخاری و مسلم:۱۴۹۹/۴۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معدنیات میں خمس یعنی پانچواں حصہ ہے۔

وقت سے پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی

﴿عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ اَنْ

تَحِلَّ، فَرَخَّصَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ﴾ (ترمذی:٦٨٧)

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے زکوۃ کی ادائیگی کا وقت آنے سے پہلے زکوۃ ادا کرنے کے بارے میں پوچھا۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اس کی اجازت دی۔"

حج وعمرہ

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ﴿۹۷﴾﴾ (آل عمران:۹۷)

''اور لوگوں میں سے جو لوگ اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں ان پر اللہ کے لیے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے، اور اگر کوئی انکار کرے تو اللہ دنیا جہان کے تمام لوگوں سے بے نیاز ہے۔''

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ"﴾ (بخاری:۲۱/۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اللہ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

﴿اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ

كَيَوْمِ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ﴾ (بخاری:۱۵۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جواس گھر (کعبہ) کا حج کرے جس میں نہ مباشرت ہو اور نہ گناہ کا کوئی کام تو اس طرح واپس لوٹے گا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو (یعنی تمام گناہوں سے پاک ہوکر)۔

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ فَقَالَ: اِيْمَانٌ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللهِ قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ﴾ (بخاری ومسلم:۱۳۵/۲۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اعمال میں افضل عمل اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا ہے۔ پوچھا گیا: پھر کون سا؟ فرمایا: اس کے راستہ میں جہاد کرنا۔ پوچھا گیا: پھر کون سا؟ فرمایا: پھر گناہوں کی آلودگی سے پاک اور اچھائیوں سے بھرپور حج کا درجہ ہے۔

﴿قَالَ ﷺ: فَاِنَّ عُمْرَةً فِیْ رَمَضَانَ تَقْضِیْ حَجَّةً مَعِیْ﴾ (بخاری:۱۸۶۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک عورت سے) فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

خانہ کعبہ کی فضیلت

﴿جَعَلَ اللهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ

الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ﴾ (سورۃ المائدۃ: ۹۷)

''اللہ نے کعبے کو جو بڑی حرمت والا گھر ہے لوگوں کے لیے قیام امن کا ذریعہ بنا دیا ہے، نیز حرمت والے مہینے، نذرانے کے جانوروں اور ان کے گلے میں پڑے ہوئے پٹوں کو بھی (امن کا ذریعہ بنایا ہے)۔''

﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾﴾

(العنکبوت: ۶۷)

''بھلا کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے (ان کے شہر کو) ایک پر امن حرم بنا دیا ہے، جبکہ ان کے اردگرد لوگوں کا حال یہ ہے کہ انہیں اچک لیا جاتا ہے؟ کیا پھر بھی یہ باطل پر ایمان لاتے ہیں، اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں؟''

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ (البقرۃ: ۱۵۸)

''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔''

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِمَكَّةَ: مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ﴾ (ترمذی: ۳۹۲۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ہجرت مدینہ کے موقع پر) مکہ شہر سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: کیا اچھا شہر ہے اور کس قدر پیارا ہے تو مجھ کو! اگر میری قوم مجھ کو یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کہیں نہ رہتا۔

﴿إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ

بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ، قَالَ لَهُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ، وَاقِفٌ بِالْحَزْوَرَةِ يَقُولُ: وَاللّٰهِ! إِنَّكِ، لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ، وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَيَّ، وَاللّٰهِ! لَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ، مَا خَرَجْتُ﴾ (مسند احمد: ۳۰۵/۴)

حضرت ابوسلمہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام حزورہ پر کھڑے اور یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قسم ہے خدا کی! اے کعبہ کی زمین! تو خدا کی زمین میں بہترین زمین ہے اور خدا تعالیٰ کی زمین میں سے مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے تجھ میں سے نہ نکالا جاتا تو میں کبھی نہ نکلتا۔

﴿عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ: يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ﴾ (بخاری و مسلم: ۲۱۱۸)

حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کا ارادہ کرے گا اور کعبہ کو خراب کرنے کی اس کی نیت ہوگی، پس جب وہ ایک میدانی زمین پر پہنچے گا تو وہ از اول تا آخر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے یہ سن

کرعرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان کو اول سے آخر تک یعنی سب کو کیوں دھنسا دیا جائے گا ان میں تو بازاری (یعنی سودا بیچنے والے) بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی جو ان میں سے نہیں ہیں (یعنی ان کے ہم خیال وہم عقیدہ)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا پھر ان کو ان کی نیتوں کے موافق اٹھایا جائے گا۔

مدینہ منورہ کی فضیلت

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ﴾ (بخاری:۲۱۲۹)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا اور اس کے لیے دعا فرمائی۔ اور میں نے بھی مدینہ منورہ کو حرمت والا قرار دے دیا ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا۔ اور میں نے مدینہ منورہ کے مُد اور صاع میں برکت کے لیے دعا کی جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی تھی۔

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا﴾

(بخاری و مسلم:۱۸۷۶/۲۳۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان مدینہ میں اس طرح پناہ لے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں پناہ لیتا ہے۔

﴿أَلَا إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ، تُخْرِجُ الْخَبِيثَ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ﴾

(مسلم:۴۸۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خبردار! مدینہ ایسا ہے جیسے لوہار کی بھٹی کہ نکال دیتا ہے میل کو اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ نہ نکال دے گا اپنے شریر لوگوں کو جیسے کہ بھٹی نکال دیتی ہے لوہے کی میل کو۔

﴿عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ﴾

(بخاری و مسلم:۱۴۸۲/۵۰۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

اہل مدینہ کی فضیلت

﴿عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ، إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ﴾ (بخاری:۱۸۷۷)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اہل مدینہ کے ساتھ جو کوئی مکر وفریب کرے گا وہ اس طرح پگھل جائے گا جیسا کہ پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ بِسُوءٍ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَذَابَهُ اللهُ كَمَا

يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ﴾ (مسلم: ۴۹۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی مدینہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دے گا جس طرح پانی میں نمک مل جاتا ہے۔

مسجد نبوی کی فضیلت

﴿عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ، اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ﴾ (مسند احمد: ۱۶۰۵)

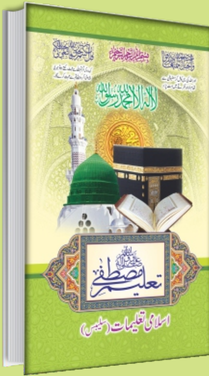
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا، مسجد حرام کے سوا کسی بھی مسجد میں ہزار نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ نِ الْمَازِنِيِّ رضی اللہ عنہ: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ﴾

(بخاری و مسلم: ۱۱۹۵/۵۰۰)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان (کی جگہ) جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

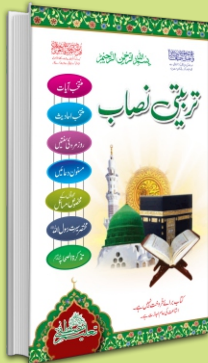
المصطفیٰ ﷺ مرکز
کی دیگر مطبوعات















قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ	مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ	وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا
کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔	جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہے گا اللہ اسکی حاجت پوری کرے گا	اور اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو



قرآن وسنت کی دعوت وبالا دستی | فرقہ پرستی ومسلکی تعصّبات کا خاتمہ | اتحاد وفلاح امتِ مسلمہ

قرآن پاک وتعلیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کتب فی سبیل اللہ (مفت) حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

المصطفیٰ مرکز چک شاہ پور، 2 کلومیٹر ہرن مینار موٹروے انٹر چینج، حافظ آباد روڈ شیخوپورہ پنجاب پاکستان

   +92 300-5115922  Almustafa Markaz

 almustafamarkz@gmail.com  www.almustafamarkaz.com

